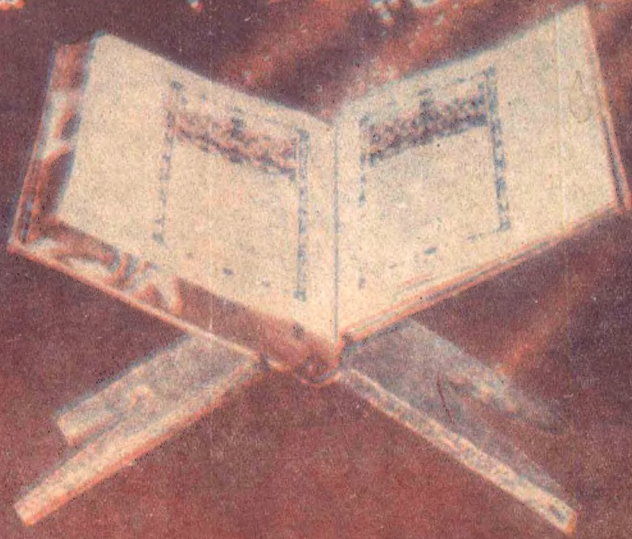


ترجمان  
اسلام

نگرانِ اہل  
مفتی محمود

# اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ

بے شک و شبہ کہ قرآن پاک کو شبِ قدر میں اتارا گیا!



قیمت : ایک روپیہ چھپس پیسے \* \* \* \* \* عظیم نامہ ۱۴ ستمبر ۱۹۷۸ء



نسیم صبح اب آنے کو ہے مینے سے      دل و نگاہ سماعت ذرا تینے سے  
 تمھاری فہم و فراست پہ جب نگاہ گئی      شعور و عقل کو آنے لگے پسینے سے  
 مرے خضر مرے آقا بس اک نگاہِ کرم      الجھنے پائے نہ طوفاں مرے سفینے سے  
 وہی تو اشک ہیں یہ جن کا شور تھا دل میں      سرِ مرثہ جو دکھائی دیئے نگینے سے  
 غلامِ ساتی کوثر ہیں اور بھی لاکھوں      مجھے پلائی ہے خاص اپنے آگینے سے  
 کھلا یہ آپ کے روضہ پہ آکے سازِ نہاں      کہ خلد کوئی الگ شے نہیں مینے سے  
 حضورِ حسرت دیدار پر کرم فرمائیں      یہ آگ بجھتی نہیں آنسوؤں کے پینے سے  
 ہوئی ہے جب سے نظر آپ کی مرے دل پر      طلوع ہوتا ہے خورشید میرے سینے سے  
 ہوا تھا پل کو تمھارے خیال سے غافل      گذر گئے کئی طوفاں مرے سفینے سے

غزور و کبر تو پتھر ہیں راہ کے آغاز

فلک پہ جائیں گے سب عاجزی کے زینے سے

# نئی کابینہ کی ذمہ داریاں



پاکستان قومی اتحاد اور حکومت کے درمیان مذاکرات کی کامیابی کے بعد مرکزی کابینہ بالآخر وجود میں آگئی جس میں وزراء کی اکثریت پاکستان قومی اتحاد سے تعلق رکھتی ہے۔ فورج میں سے کسی کو وزیر نامزد نہیں کیا گیا۔ حتیٰ کہ بیس سال کے طویل عرصے کے بعد وزارت دفاع کا مستمدان بھی ایک سیاسی اور سرپلین شخص کو سونپا گیا اور یوں یہ مرحلہ بحیرہ خوبی انجام پا گیا۔

چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر جنرل محمد ضیاء الحق نے مرکزی کابینہ کی حلف برداری کی تقریب کے فوراً بعد اپنی پریس کانفرنس میں جن خیالات اور جذبات کا اظہار کیا ہے اور جو اعلانات کئے ہیں نظریہ بردہ خاصے اطمینان بخش ہیں اگر ان اعلانات پر عمل درآمد کے لئے عملی تدابیر اختیار کی جائیں تو خاطر خواہ نتائج برآمد ہو سکتے ہیں اور ان حلقوں کا منہ بھی بند کیا جاسکتا ہے جو ہر حال میں موجودہ حکومت کو ناکام بنانا چاہتے ہیں اور عوام کی بے چینیوں بھی دور ہو سکتی ہیں۔

انتخابات کے انعقاد کے بنیادی مسئلہ کے بعد اصل مسئلہ معاشیات کا ہے۔ عوام کی پریشانی اس صورت میں دور ہو سکتی ہے کہ ملکی معاشیات کی کارڈی درست سمت کی طرف چلنا شروع ہو جائے اور اس کے نتائج "عوامی حکومت" کے سلسلے میں بددلتی حاصل تھا اور وہ عوام کو فریضہ امداد و شمار کے ذریعہ منت سے سبوتاژ دکھاتی رہی ہے۔ اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ گزشتہ ایک سال میں مارشل لاء حکومت نے بہت سے اچھے اور مفید کام کئے ہیں لیکن اس کے باوجود عام تاثر یہی رہا ہے کہ مارشل لاء حکومت بھی کام کم اور مددے زیادہ کرنے کی راہ پر گامزن ہے۔ اس سلسلے میں مارشل لاء حکومت کی بھی کچھ مجبوریات تھیں جن سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ مگر اب جبکہ سولین حکومت کی تشکیل کا مرحلہ طے ہو چکا ہے اور دفاعی کابینہ میں حکومت اور قومی اتحاد دے کا فی سوریچ پکار کے بعد وزراء کا انتخاب کیا ہے تو یہ توقع کی جا رہی ہے کہ عوام کے دکھوں اور پریشانیوں کا مداوا کیا جائیگا۔

جنرل صاحب نے اپنی پریس کانفرنس میں وزراء کے بااختیار ہونے کی بات بھی کی ہے اور نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلے میں پیش رفت کا مزہ دے سنایا ہے۔ وزراء کا بااختیار ہونا اس بات کی ضمانت ہے کہ وہ اپنے اپنے دائرہ کار میں رہتے ہوئے ملک اور قوم کے مفاد میں اپنی اسلٹے صلاحیتوں کو آزادی کے ساتھ بروئے کار لاسکتے ہیں اور اپنے اپنے حکموں میں حسن کارکردگی کا مظاہرہ کر سکتے ہیں۔

ہر وزیر اگر دیانتداری اور محنت سے ملک اور قوم کے مفاد کے لئے کام کرنے کا تہیہ کرے اور اپنی ذات کے آئینہ میں ملک اور قوم کو دیکھتا ترک کر دے تو بہت جلد ملک کی کشتی گرداب سے نکل کر ساحل مراد تک پہنچ سکتی ہے۔

موجودہ سرپلین حکومت کی تشکیل کو محدود عرصے کے لئے انتخابات و جمہوریت کی راہ ہلار کرنے کے لئے ہی سمجھی جاسکتی ہے۔ یہ اور جن قربانیوں کے بعد وجود میں



نرجس الخیر

جلد نمبر ۲۱ شماره نمبر ۴۱

جمعہ المبارک ۲۸ ستمبر ۱۹۹۸ء ۲۸ ستمبر ۱۹۹۸ء

مولانا عبد التمدید انور

مدیر  
اکرام لٹریچر

مدیر معاون  
عمیر الباشمی

بذات اشتراک

سالانہ  
۲۵ روپے

ششماہی  
۲۳ روپے

سہ ماہی  
۱۱/۵۰ روپے

کے اذیتوںات

جمہوریت اسلام پاک

# پیر طریقت صاحبزادہ عبدالہادی بن پیری کا وصال

## حضرت امیر کزیہ حضرت مفتی صاحب حضرت الزکاء اظہار تعزیت

رسولِ بانی جبر کے مطابق گذشتہ دنوں سراج السالکین نے پیر طریقت حضرت صاحبزادہ عبدالہادی صاحب دینے پوری رحمت اللہ علیہ کا وصال ہو گیا۔ ان اللہ والنا الیہ راجعون۔

حضرت دینے پوری کے ایک عرصہ سے صاحب فرشتے چلے آ رہے تھے اور مسلسل نقاہت ملاستے میں اضافہ ہو رہا تھا۔ مگر حضرت اپنے تمام تر ملاست اور نقاہت کے باوجود اپنے معمولات و شغل میں وقفے بندے نہ دیتے تھے اور ہر وقت اور ہر لمحہ ہمتی ذکر و فکر میں مصروف و مشغول رہتے تھے۔ دور دراز سے آنے والے عزائم شوق زیارت اور دُعا کے زمر سے آتے اور حضرت دعاؤں اور نصیحتوں کے ساتھ رخصت فرماتے۔

اپنے کا تقویٰ ایک ایسے خزانے سے تھا جس کے کوششوں سے ملک اور پردے ملک میں سے بے دالے ہزاروں نیک لاکھوں افراد نے ہدایت پائی اور گناہ کے زندگ کو خیر باد کہہ کر تباہ سنتے کو اپنا اور حنا بچھوٹا بنایا اور اپنی غریب خدمت دیے میں کیا دیے۔

دواہ قبل حضرت شیخ درخواستی کے خدمت میں سے خانپور جانا ہوا تو بار کرم مولانا عبدالسمیع صاحب کے رفاقت میں دینے پر حاضری کا شرف حاصل ہوا حضرت دینے پوری چارپائے پر تشریف فرما تھے اور پردانے ارد گرد ہالہ کئے ہوئے تھے۔ حضرت مظلہ ذکر میں مصروف تھے اور ایک خادم علماء ہند کا شذر ماضی سناتے تھے۔ برادر عبدالسمیع صاحب نے تعارف کرایا اور میں نے دوا کے درخواست کی۔ حضرت نے ہاتھ اٹھانے، حاضرین بھی شریکے دُعا ہو گئے۔

حضرت کے وصال کے بعد حضرت اثر نے ان کے لاکھوں ماننے والوں کے علم و اندوہ میں مبتلا کر دیا اور ہر فرد سراپا کرے بنے کر رہ گیا۔

پاکستان قومی اتحاد کے صدر مولانا مفتی محمود مظلہ امیر کزیہ حضرت درخواستی مظلہ اور مولانا عید اللہ انور مظلہ نے اپنے ایک تعزیتی باریے میں حضرت کے انتقال پر ممالک پر گرسے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے لواحقین سے اظہار تعزیت کیا ہے اور دعا کے ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت دینے پوری کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائیں۔ ادارہ ترجمان اسلام حضرت دینے پوری کے اقرباء و لواحقین کے غم میں برابر کا شریک ہے۔

بقیہ ۱۔ (پیر ڈی ٹی)

بہر حال ارضی۔ ڈی۔ ڈی۔ پیر کی قومی اتحاد سے علیحدگی جمعیۃ علماء اسلام بوجہ تان کے لئے ایک مجلسین ہے اور اگر جمعیۃ علماء اسلام بوجہ تان کے کارکن وقت کے تعاون کو ملحوظ

مگر جمعیۃ علماء اسلام نے منظم اور مربوط طور پر کام جاری رکھا تو کوئی وجہ نہیں کہ کالعدم بنی کی اجارہ داری بوجہ تان سے ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے۔

آئی ہے اس کا تقاضا یہ ہے کہ وہ عوام کے جذبات و احساسات کا حق لامکان خیال رکھے اور عوام کے جذبات و احساسات کیا ہیں، یہی کہ اس ملک میں اسلام کا نظام بدلنا نافذ ہو جائے تاکہ مسکیت کے ہر شہری کو عزت و ابر کے ساتھ زندگی گزارنے کا موقع مل جائے۔ اس کی ان گنت معاشی و معاشرتی پریشانیوں و درہم جو جائیں۔

گذشتہ تحریک میں عوام نے اسی مقصد کے لئے مدیم المصال قربانیاں دی ہیں اور وہ اول و آخر یہی چاہتے ہیں اور یہ حقیقت اب کوئی ڈھکی چھپی نہیں رہی۔ ارباب حکومت سے یہ کہ ایک عام شہری ملک اس حقیقت ثانیہ کو جانتا ہے بلکہ بین الاقوامی طور پر بھی اب یہ بات معلوم و مشہور ہے کہ پاکستان کے شہری ملک میں اسلام کے نظام بدل کا نفاذ چاہتے ہیں۔

بعض لوگ اپنی کوتاہ فہمی کی وجہ سے یہ سمجھتے ہیں کہ اسلام اور معاش میں کوئی تباہی ہے یا اسلام صرف اور صرف مسلمانوں کی ہی بهبود و صلاح چاہتا ہے جبکہ ایسا ہرگز نہیں ہے اور یہ ان کی کم سواری کم نگاہی ہے۔ اسلام سب سے زیادہ احسن طریقے سے معاشی مسائل کا حل پیش کرتا ہے اور تمام اذان سے بڑھ کر عین مذاہب کے ماننے والوں کے حقوق کا نگران ہے۔

## قاری بن توجہ فرماویں

موجودہ شمارہ ۳۷ صفحات پر مشتمل ہے اور قیمت ڈیڑھ روپیہ ہے۔ عید الفطر کی چھٹی کی وجہ سے آئندہ ہفتہ کا شمارہ شائع نہیں ہو گا۔ قارئین اور اصحاب حضرات نوٹ فرمائیں۔ (ادارہ)



# این ڈی پی کی بجاوٹ کے اصل مضمرات

**بالآخر این ڈی پی** - این ڈی پی کی بجاوٹ کے

میں سے متعلقیت سے احترازی کیا۔ کالعدم نیپ کے لیڈروں کی رہائی کے بعد ان لیڈروں کی خاموشی معنی خیر تھی۔ اس کے علاوہ بروج سٹوڈنٹس آرگنائزیشن (B.S.O) کے انتہا پسند طلباء بوجپان ایضاً ڈی کے لیڈروں کے لیڈروں اور کالعدم نیپ کے بروج لیڈروں کے لئے ایک مصیبت بن چکے تھے۔ سی ایم ایل کے لئے کی طرف سے عام معافی کے بعد جو مزدور کارکن پیاروں اور ہمہ ملک افغانستان سے واپس آئے انہوں نے بھی اپنے ڈی کے لیڈروں کی پالیسی پر تنقید شروع کر دی اور یہ افواہیں گشت کرنے لگیں کہ کالعدم نیپ کے انتہا پسند بروج لیڈر ایک نئی جماعت تشکیل دیں گے۔ اس خبر سے ایضاً ڈی کے حلقے کافی حد تک ہلکا گئے۔ خصوصاً سردار شیر باز خان مزاری۔ یگم نسیم دلی اور خود ملی خان عجیب محسنے میں چڑ گئے۔ دریں اثنا مختلف ایجنسیوں کے ذریعہ بروج لیڈروں کو ایضاً ڈی کے میں شمولیت کی دعوت دی گئی مگر کوئی خاطر خواہ نتیجہ برآمد نہ ہوا۔ ان دنوں تحریک سلسلہ انقلاب بوجپان کے چیرمین خدائے نرس نے لاہور کے ایک رسالے کو انٹرویو دیتے ہوئے یہ انکشاف کیا کہ بروج لیڈر ایضاً ڈی کے میں شمولیت کے لئے مشروط طور پر تیار ہیں۔ وہ شرط یہ ہے کہ ایضاً ڈی کے میں قومی اتحاد سے الگ ہو جائے۔ بہر حال اس وقت تو مرنے نرس کے اس انکشاف کو کوئی اہمیت نہیں دی۔ گلاب محسن ہوتا ہے کہ دراصل ان کی بات صحیح تھی۔ ویسے بھی واقفین حال ایضاً ڈی کے اپنے کے کونشن میں بزنجور اور میگل کی شرکت پر حیران تھے۔ لیکن شاید یہ سب سے بڑے ہوجکا تھا کہ قومی اتحاد سے علیحدگی اختیار کیا جائے گی۔ اس یقین دہانی پر مذکورہ دونوں بروج لیڈروں

نے کونشن میں شرکت کا فیصلہ کر لیا تھا۔ یہ بھی غیر جانبدارانہ طور پر دیکھا جائے تو اپنے ڈی کے۔ اپنے اندر بڑھتے ہوئے غفلت سے نجات کے لئے قومی اتحاد سے علیحدگی پر مجبور ہو گئی کیونکہ نیپ اور بی۔ ایس۔ او کے انتہا پسند کھلے عام اپنے ڈی کے کی مخالفت کرتے۔ حتیٰ کہ کھلے بندوں مزاری کے متعلق نازیبا الفاظ استعمال کرتے اور اپنے ڈی کے کو دلاڑھی دیتی تھی۔ جمعہ۔ اسلام کہتے تھے۔

قارئین کرام کو یاد ہوگا کہ کالعدم نیپ کے بروج لیڈروں کی رہائی کے بعد ان کا طول میں عرصہ کیا گیا تھا کہ ایضاً ڈی کے اپنے اندرونی خلعشار بروج لیڈروں کو ساتھ ملانے اور کالعدم نیپ کے انتہا پسند افراد کی حمایت کرنے کے لئے "نئی لائن" اپنا رہی ہے۔ یہ ان دنوں کی بات ہے جبکہ عبدالغنی خان کو ایضاً ڈی کے کا قیام مقام صدر بنایا گیا۔ عبدالغنی خان اور عابدزیری نے قومی اتحاد کے خلاف بیان داغ دیا۔ سیاسی حلقے اس وقت سمجھ گئے کہ ایضاً ڈی کے قومی اتحاد میں زیادہ دیر تک نہیں رہ سکتا۔ دراصل اب تو صرف بہانہ چاہیے تھا کہ جس کی آڑے کر قومی اتحاد کو خیر باد کہا جائے اور یہ بہانہ مل گیا کہ قومی اتحاد سے بھی جان بھوٹی اور عبوریت کا چیمپئن (بزعم خود) بن بیٹھے۔ دراصل ایضاً ڈی کے کی مرکزی قیادت تو قومی اتحاد سے علیحدگی کی حق میں نہ تھی۔ مگر حالات اور دباؤ کی وجہ سے یہ قدم اٹھایا گیا تاکہ بوجپان سے بروج لیڈروں کو خوش کیا جائے۔ قومی اتحاد سے اپنے ڈی کے کے نکلنے کے بعد بوجپان کی سیاست ایک نئے موڑ میں داخل ہو گئی ہے۔ پہلے تو اتحاد کی وجہ سے بروج علاقوں میں ایضاً ڈی کے کو زیادہ نشستیں دی گئیں مگر اب پورے بوجپان میں جہاں "جمعیت علماء اسلام" (ایک سیاسی جماعت ہے) اور ایضاً ڈی کے کے براہِ راست مقابلہ ہے۔

بروج علاقوں میں یہ مقابلہ اگرچہ سخت ہے

اس یقین دہانی پر مذکورہ دونوں بروج لیڈروں

حالانکہ منسٹر اور دستور تو صرف مرکزی سطح پر ہی بنایا جاتا ہے۔ دوسری بات یہ تھی کہ کالعدم نیشنل عوامی پارٹی سیکورازم پر یقین رکھتی تھی اور کیونکہ بروج کا پرچار کرتی تھی۔ اس لئے نیپ کے کالعدم قرار دیئے جانے کے بعد نیپ کے کلو قسم کے لیڈر ایضاً ڈی کے میں شامل ہونے سے ہچکچاتے رہے اور حال ہی میں بھی نیپ کے سوشلسٹ لیڈر ایضاً ڈی کے کے ساتھ تعاون کرنے سے گریز کرتے رہے۔ صرف چند افراد ملک عام سردار نسیم زئی ملک شہان کالسی۔ میر عبدالرحمن کو دیئے معدل مسم کے لیڈر میدان عمل میں نظر آتے رہے۔ حتیٰ کہ سننے میں آیا کہ کالعدم نیپ کے بعض لیڈروں نے اجلاس میں متفقہ طور پر فیصلہ کیا تھا کہ وہ قومی اتحاد کی تحریک میں حصہ نہیں کیونکہ وہاں سوشلزم مردہ باد مسم کے نعرے لگائے جاتے ہیں۔ ان لیڈروں میں ممتاز قانون دان باقر حسین خٹکی اور سابق سینیٹر زمر حسین پیش پیش تھے اور یہی وجہ تھی کہ کالعدم نیپ بوجپان کے لیڈروں کی ایک کھینچ آخروں تک ایضاً ڈی کے۔

# ایک

**جمعیت علماء اسلام** مملکت پاکستان میں اسلام کے عادلانہ نظام کی ترویج، نظام ہائے باطل کی تردید، فتنہ باطلہ کے مقابلے، فتنی تہذیب کے قلع قمع اور اعلاء کلمۃ الحق عند سلطان جائز کے مقدس فریضہ کی انجام دہی میں ہمہ تن مصروف و متہمک ہے۔

**جمعیت** سے وابستہ و منسلک ہزاروں علماء و مشائخ اور لاکھوں انتھک جانباز مخلص کارکن وسائل کی کمی کے باوجود شب و روز اسلام کی عظمت رفتہ کی بحالی کے لیے لگاتار کر رہے ہیں۔ اسلام کی سر زمین ہندو اور ملکی سلطنت کے تحفظ کے لیے جمعیت علماء اسلام کی خدمات مسلمہ ہیں تحریک بحالی جمہوریت، تحریک مقدس ختم نبوت اور تحریک نظام مصطفیٰ اس پر شاہ عدل ہیں۔ جمعیت اپنا ایک تابناک ماضی رکھتی ہے اور روشن مستقبل کے لیے کوشاں ہے، لیکن نصرت الہی کے ساتھ ساتھ وسائل و اسباب کا ہونا بھی ضروری ہے خصوصاً موجودہ دور میں۔ لہذا جمعیت کی مخلصانہ سرگرمیوں کا مربوط اور سیاسی پلیٹ فارم کو مضبوط بنانے کے لیے جمعیت کے بیت المال کو مستحکم بنانا اہم ضروری ہے۔

کی فراہمی کا ہر جگہ اہتمام کر کے اس اہم فریضہ کی تکمیل کریں۔ اگر کین جمعیت خصوصاً اس سلسلے میں کمک و د کریں۔

## زکوٰۃ

صحاب ثروت اور اہل خیر خیرات سے التماس ہے کہ وہ عطیات، صدقات اور خیرات کے ذریعہ بیت المال کی مدد فرمائیں۔ نیز بیت المال کیلئے

## التماس

(مولانا) مفتی محمود ناظم عمومی جمعیت علماء اسلام پاکستان  
(مولانا) سید محمد شاہ امروٹی امیر جمعیت علماء اسلام سندھ  
(مولانا) عبد الواحد صاحب امیر جمعیت علماء اسلام بلوچستان

(مولانا) محمد عبد اللہ درخواستی امیر جمعیت علماء اسلام پاکستان  
(مولانا) عبید اللہ انور امیر جمعیت علماء اسلام پنجاب  
(مولانا) محمد ایوب جان بنوری امیر جمعیت علماء اسلام سرحد

**نوٹ:** زکوٰۃ کی رقم مولانا مفتی محمود ناظم عمومی جمعیت علماء اسلام پاکستان چوک نم محل لاہور کے نام واد کیجیے

# روزے کی معاشی حکمتیں

**روزہ کی افادیت کے ہر جتنی پہلو شلّا**  
اہمیت و ضرورت، اجر و ثواب، مسائل و احکام  
و غیرہ پر اس قدر لکھا جا چکا ہے کہ اور پھر ہر سال  
اس ماہ مبارک کے آمد پر مختلف اہل علم و دانش مختلف  
انداز و نکتے سے اپنے رشحاتِ قلم سے لوگوں کو روزے سے  
کہ بظاہر مزید نہ کوئی عنوان باقی نظر آتا ہے بلکہ  
بہ ضرورت لیکن بقول زیدی مرحوم  
ہے داستانِ علم دل سب پرانی ہے مگر  
کھنڈے کے لئے ہر بار نئی ہوتی

اور میں تو سمجھتا ہوں کہ یہ بھی رمضان المبارک  
کی برکت اور روشنی ہی کا اعجاز ہے کہ ہر سال کویتی  
عنوانات کو نئے ذوق و شوق سے پڑھا اور اجرو  
ثواب کے لئے سنا جاتا ہے۔

روزہ کی مذہبی اور نظریاتی حیثیت پر تو علماء  
کرام بھی لکھتے ہیں اور لکھتے رہیں گے۔ یہ انہی کا  
منصب ہے۔ میں زیرِ نظر سطور میں روزہ کی معاشی  
حیثیت سے متعلق کچھ عرض کرنے کی جرات  
محض اس لئے کر رہا ہوں کہ میرے اپنے خیال کے  
مطابق اس موضوع پر قائل تو کچھ لکھا نہیں گیا یا  
پھر بہت کم ایسا ہوا ہے کیونکہ اس عنوان پر  
اکثر و بیشتر مضامین اجر و برکت اور مسائل احکام  
پر ہی مشتمل ہوتے ہیں۔

فصل نو کا ایک المیہ یہ بھی ہے کہ وہ ہر  
معاملہ اور مسئلہ کو استناد و اعتماد کی بجائے  
ببنا عقل پر پرکھنا چاہتے ہیں لہذا ایک معاشیات  
کے طالب علم کی حیثیت سے میں شخصِ روزہ کے  
معاشی اثرات کو زیرِ بحث لانا چاہتا ہوں۔  
حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی ایک  
طویل روایت میں آیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

نے ایک مرتبہ ماہ شعبان کی آخری تاریخوں میں  
خطبہ دیا جس میں چند باتیں درج ذیل ہیں:-  
اے لوگو! تم پر ایک عظیم الشان برکتوں والا  
مہینہ سایہ نکلن ہوئے والا ہے جس میں:-

۱۔ نفل کا ثواب فرض کے برابر ہے اور فرض  
کا اجر و ثواب ستر گنا ملتا ہے۔  
۲۔ یہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا بدلہ جنت ہے۔  
۳۔ مسلمانوں خصوصاً فقراء کے ساتھ مہربانی و  
ہمدردی کا مہینہ ہے۔

۴۔ مومن کا رزق اس مہینہ میں بہت زیادہ  
ہو جاتا ہے۔

۵۔ ایک روزہ دار کے افکار کرنے والے  
کے بہت سے گناہوں کی مغفرت ہو جاتی  
ہے خواہ روزہ کی افکاری دودھ کی لٹی  
ہو یا ایک گھوڑا کا دانہ اور پانی کا گھوٹ۔

۶۔ کسی روزہ دار کو پیٹ بھر کھانا کھلانے  
کے صلے میں جو حق کو رش سے سیرانی ہوگی  
اس کے بعد کبھی پیاس نہیں لگے گی۔  
اب ذرا درج بالا حدیث مبارک کی معاشی  
نکتہ نگاہ سے تشریح کرتے ہیں۔

۱۔ فرمایا گیا کہ نفل کا ثواب فرض اور فرض کا  
ستر گنا اجر ملے گا۔

یہ بات تو ہر مسلمان کے علم میں ہے کہ  
اسلام نے کچھ امور و مضابط اپنے ماننے والوں  
پر فرض کئے ہیں۔ مثلاً نماز، روزہ، زکوٰۃ  
اور حج وغیرہ اور کچھ باتیں ایسی ہیں جو فرض  
تو نہیں البتہ اگر ان کو اپنایا جائے اور ان پر عمل  
کیا جائے تو باعثِ اثر و ثواب ہوتا ہے مثلاً  
خیرات و صدقات وغیرہ ہیں۔

اسلام نے اپنے معاشی نظام کی بنیاد  
منصفانہ (مساویانہ) تقسیم دولت پر  
دکھی ہے۔ اس کے لئے زکوٰۃ کو فرض اور  
خیرات و امداد کو نفل کا درجہ دیا ہے۔ بالفاظ  
دیگر اگر معاشرہ میں ایسے لوگ ہیں جن کے پاس  
زائد از ضرورت مال و دولت جمع ہو گیا ہے تو  
ان پر ایک نصاب کے مطابق دولت کا کچھ حق  
ان لوگوں کو دنیا جو دنیا دی ضروریات سے محروم  
ہیں فرض کر دیا گیا۔ اور یہاں تک کہ اگر کوئی  
شخص اس فرض سے روگردانی کرے تو اسلامی  
حکومت اس سے بالجبر وصول کر سکتی ہے۔

لیکن اگر زکوٰۃ کی تقسیم سے بھی معاشرہ  
میں منصفانہ تقسیم دولت متعارف نہ رہا ہے تو  
ثروت افزا کو اس بات کی رغبت دی گئی ہے  
کہ وہ فرض کے علاوہ بھی اپنے تنہی بھائیوں کی مدد  
کریں تاکہ معاشرہ سے معاشی اتاری دور ہو سکے۔

اسلام نے اگرچہ اس سلسلے میں کوئی حد  
مقرر نہیں کی ہے اسی لئے ہمماہِ کرام رضی اللہ عنہ  
کے دریافت کرنے پر رسولِ نقیض صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا کہ جو زائد از ضرورت ہو وہ خرچ کر دیا  
جائے۔ مقصد یہ کہ دولت معاشرے کے چند  
ہاتھوں پر مرکوز نہ ہو کہ نہ رہ جائے۔

رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے مذہبِ بالا  
ارشاد کی معاشی حکمت عملی یہ ہے کہ دولت  
معاشرہ میں متعین رہے نہ کہ منہم ہو جائے  
کیونکہ معاشرہ کے بگاڑ کی بنیاد ہی ارتکازِ ثروت  
ہے اور اسلام نے اس بنیاد کی بیخ کنی کی ہے۔  
اگرچہ سرمایہ دارانہ نظام کی بنیاد ہی ارتکاز  
دولت پر ہے لیکن جدید ماہر معاشیات لارڈ کینیٹ



معی یہ کہ اٹھے کہ

"دولت کے معاشرے میں گردش کرتے رہنا چاہیے۔ کیونکہ جب دولت معاشرے میں گردش کرے گے تو سرمایہ کاری میں اضافہ ہوگا اور ملک کے مجموعی سرکاری میں اضافہ ہی حکومت کے معاشی بہتری کے ضامن ہے۔"

لیکن حکیم کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے آج سے چودہ صد برس قبل ہی اس مرض کا علاج اور نڈھالی کر دی تھی۔

اصحاب دولت سے رقم کا کچھ حصہ زکوٰۃ یا خیرات و امداد مستحقین کو میسر آتا ہے تو ان کی قوت خرید میں اضافہ ہوتا ہے بلکہ یوں کہنا زیادہ مناسب ہوگا کہ ان افراد میں قوت خرید پیدا ہوگی اور جب معاشرہ یکجہتی طبعیت میں قوت خرید پیدا ہوگی تو اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ مارکیٹ میں اشیاء کی طلب پیدا ہو جائے گی۔ اس سے دو فائدے ہوں گے:-

اول تو طلب کے بڑھنے سے کاروباری افراد کو فائدہ ہوگا اور یہاں تک کہ ان اشیاء کی قیمتیں منطقی طور پر بڑھنا شروع ہوں گی۔

دوم یہ کہ طلب میں اضافہ اور قیمتوں کے بڑھنے کے رجحان کو دیکھتے ہوئے سرمایہ دار طبقہ ان اشیاء کی رسد بڑھانے کے لئے مزید سرمایہ کاری کرنے پر مجبور ہوگا اور جب سرمایہ کاری میں اضافہ ہوگا تو اس کے مزید نتائج اس طرح برآمد ہوں گے کہ اول تو ملک میں اشیاء کی رسد بڑھ جائے گی قیمتیں معقول پرائیں گی۔ دوم اشیاء کی پیداوار میں اضافہ کے لئے نئی ٹیکنیکل قائم ہوں گی جن کے لئے مزید افرادی قوت (LABOUR) کی ضرورت ہوگی۔ اس سے بہت سے بے روزگاروں کو روزگار میسر آ جائے گا۔

سوم یہ کہ جب اشیاء کی مقدار میں اس قدر اضافہ ہو جائے گا کہ اندرون ملک قیمتیں گرنا شروع ہوں تو سرمایہ کار پھر وہ ملک منڈیاں تلاش کرنے کی جستجو کریں گے اور اس طرح ملک کو قیمتی زر مبادلہ بھی میسر ہو جائے گا جو مزید معاشی فلاح

کی جانب ایک قدم ہوگا۔

اس لئے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو لوگ رمضان تک زکوٰۃ ادا نہیں کر سکے ان کے لئے سنہری موقع ہے کہ وہ اپنے فرائض کو ستر گنا کریں اور پھر ایک خالص معاشی حکمت ہے کہ سرمایہ دار ہمیشہ بڑھوتری کی طرف رجوع کرتا ہے لہذا اس حکمت کے تحت ان کو ستر گنا ٹھہ جانے کی توجیہ سنائی اور پھر "نفل" یعنی اگر زکوٰۃ کے بعد بھی معاشرہ میں توازن قائم نہ ہو سکے تو بالدار افراد پر خیرات نفل کی بجائے فرض کا ثواب ملے گا کہ وہ مزید ان لوگوں کو سہارا دینے کے لئے اپنا فرض پورا کریں۔

اسلام یہ تو نہیں کہہ سکتا کہ لوگوں سے زبردستی دولت چھین لی جائے البتہ یہ ضرور کہتا ہے کہ اصحاب دولت پر محرومین کا بھی حق ہے اور لفظ "حق" قابل عور ہے۔ یعنی یہ کوئی سزاوارحاصل نہیں۔

اس حکم میں یہ حکمت پوشیدہ ہے کہ محرومین کا طبقہ اگر صبر کا دامن ہاتھ سے چھوڑ دیتا ہے تو ظاہرات ہے کہ وہ اپنی اس حالت سے مجبور ہو کر بغاوت پر آمادہ ہوگا جس سے معاشرہ میں طبعی کشمکش جنم پذیر ہوگی اور معاشرے میں معاشی اجڑی اور انارک پیدا ہو جائے گی لہذا اسلام نے یہاں بھی اعتدال کے دامن کو ہاتھ سے نہیں جانے دیا بلکہ دونوں طبقات کے حقوق و فرائض واضح کر دینے اور روزہ میں یہ حالت خصوصی ہو جاتی ہے۔ یہاں تک حکم فرمایا کہ روزہ کی حالت میں مزدور سے کم محنت کراؤ لیکن مزدوری میں کمی کا حکم نہیں دیا۔ اور پھر یہ کہ اس کا پسیدہ خشک ہونے سے پہلے مزدور ادا کر دو۔ مقصد یہ کہ معاشرہ میں استعجاب طبعیت پیدا نہ ہو جس کی وجہ سے پورے معاشرے میں بگاڑ پیدا ہو جاتا ہے۔

## ماہِ صیام غریبوں کی بھونک کا احساس دلاتا ہے

مزید ارشاد فرماتے ہیں کہ تمام مسلمان باہم برابر ہی کا سلوک روا رکھیں۔ کوئی محمود و ایسا کی تقسیم نہ ہو خصوصاً فخر او سے بہتر سلوک کیا جائے۔ اس حکم میں معاشی حکمت یہ ہے کہ جب معاشرے کے تمام افراد ایک دوسرے سے مواصلات و مواصلات کے اصول پر عمل پیرا ہوں گے تو ہر شخص اپنی جگہ پر اطمینان و دل جمعی سے کام کرے گا۔ مزدور سرمایہ دار کو بھائی سمجھتے ہوں گے اس کی ضروریات کا احساس کر لیا۔ اس طرح معاشرہ باہم متحد ہو کر قوی جدوجہد کرے گا اور معاشی فلاح کی منزل بہت جلد سر کرے گا۔

نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم مزید ارشاد فرماتے ہیں کہ اس ماہ مبارک میں مومن کا رزق بھی بڑھتا ہے۔ یعنی کوئی یہ خیال ذکر کرے کہ اگر میں اپنے مال سے کچھ خرچ کر دوں گا تو کمی واقع ہوگی۔ ہرگز نہیں۔ کیونکہ اولیٰ تو یہ کہ خدا تعالیٰ رازق ہیں۔

بلکہ ان کا حق ہے جو اللہ تعالیٰ نے ان پر عائد کیا ہے۔ اس لئے اسلام معاشرے میں دولت کی منصفانہ تقسیم چاہتا ہے تاکہ کسی طبقہ کے حق تلفی نہ ہو اور معاشرہ میں ایسا بگاڑ پیدا نہ ہو جائے کہ ایک طرف تو لوگوں پر اس قدر مال و اسباب جمع ہو جائے کہ اس کے شمار کرنے اور دیکھ بھال کرنے کے لئے بھی مزید ملازمین کی ضرورت ہو اور دوسری طرف ایک طبقہ ناکامیوں کے لئے محتاج ہو۔ اسلام اس صورتحال کو ظالم نہ اور غیر انسانی قرار دیتا ہے۔

ایک طرف اصحاب المال کے لئے تو حکم ہے لیکن دوسری طرف یہ ارشاد بھی ہے کہ یہ صبر کا حیدر ہے جس کا بدلہ جنت ہے۔ یعنی وہ طبقہ جو اپنی محنت کے باوجود وہاں سال کے تمام ایام بمسکن خوبی آتش شکم کو ٹھنڈا نہیں کر سکے وہ صبر سے کام لیں اور اس کا بدلہ جنت ہے۔



# ہم مشائخ ہیں

یہ جمعۃ العالیٰ دسترخوان کے دفتر کا ایک کمرہ ہے۔ اس میں ایک میزیم سٹریچ کے مشائخ (جمع کو واحد استعمال کرنے پر معذرت کے بغیر) حضرت مولانا سید کھڑکی شاہ صاحب تشریف فرما ہیں۔ ان کا پیٹ سامنے بیٹھے ہوئے لڑکی نے ٹکرا لیا ہے۔ مرید اراد گرد گھیرا ہوا بیٹھے ہیں۔ شائد منتظر ہیں کہ پیر صاحب تعویذ دل کی سیل سے کب خارج ہوتے ہیں۔ پیر صاحب یہ کاروبار کرتے کرتے تھک جاتے ہیں تو دفعہ کا اعلان کر دیتے ہیں۔ مرید پیر صاحب کی ریفریشمنٹ کے لئے کھوپڑا سا علوہ جو کہ صرف ایک دیکھی ہے پیش کر دیتے ہیں۔

پیر صاحب ۱ (علوہ پر ہاتھ صاف کرتے ہوئے) ہم مشائخ بہت غلیم ہیں۔ ہم نے ہمیشہ اور ہر دور میں قوم کی خدمت کی۔ جب بھی قوم کو ضرورت پڑی ہم نے اپنی بیوقوفی اور جاہل قوم سے بھرپور تعاون کیا۔ قوم کے بڑے سے بڑے رہنما ہمارے در سے ہی فیض پایا۔ ہم نے خلق کے رائے ہونے اور دنیا کے دھنکائے ہوئے لوگوں کے اعمال خبیثہ کو سدھار دیا۔ ہم نے بڑے سے بڑے بد معاشوں کو خست کے شارٹ کٹ راستے بتائے۔ ہم نے بڑے سے بڑے ضائق و فساد کو چند روزوں اور گھنٹوں سے حل کر کے ہم نے جنت کا ٹکٹ دیا۔ ہم مشائخ نے قوم کی ہمیشہ خدمت کی۔ بڑے سے بڑا ذلیل لیڈر جب اپنی قوم سے یاورس ہوا یہ ہمارا ہی ظل ماطفت تھا جس نے اسے پناہ دی اور پھر ہم نے عوام کو جانوروں کی طرح اس

کے پیچھے لگا دیا اور دوٹ دلا کر کامیاب کر دیا۔ ہم نے بڑے بڑے جاگیرداروں اور سرمایہ داروں کے خزانہ غنیمت کو غرت بختا۔ ہم نے سڑکیوں کی معمولی سے معمولی کمائی کو جوانوں نے اپنا گندہ خون صرف کر کے کمائی ہو اور گندے گندے کپڑوں میں سینٹ سینٹ کر دکھا ہو کہ شرف قربیت بخش کر ان دھنکے کے لوگوں کو عزت بخشی حالانکہ ہمیں ہر دور کے حکمران نے لاکھوں روپے کی قیمت کا خیال کیا۔ ہر حکمران نے ہمیشہ ہمیں معزز خیال کیا اور ہزاروں روپے بطور نذر و نیاز کے پیش کئے۔

کون ہے جو میں ٹھکرا کے گزر جائے ہمیشہ صاحب عزت و وقار میں ہم لوگ (پیر صاحب یہ اشعار گا کر ملک بھر کے بے مروتوں کو دھوت مبارزت دیتے ہیں)۔ حقارت! بہت سے جاہل اور کج نیت ہیں بے ہینے کے لٹے کتے ہیں۔ یہ درست ہے کہ ہم بے ہینے کے ہیں مگر ہم لٹے نہیں۔ لٹے تو ہمارے مقابلے میں بڑی حقارت ہے۔ ہم تو ٹھکے ہیں۔ (مرید مرحبا مرحبا اور جاکاں جاکاں اللہ کہہ اٹھتے ہیں۔)

حضرات! بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہماری کوئی پالیسی نہیں ہے حالانکہ ہماری ایک واضح اور سیدھی سادھی سی پالیسی ہے۔ سب لوگ جانتے ہیں کہ ہم نے کسی دور کے حکمران کو بھی اپنے دست شفقت سے محروم نہیں کیا۔ اس سلسلے میں ہم نے نیازی رقم کی کمی پیش کی بھی اکثر نظر انداز کر دیا۔

ایک مرید: ترکوں کے خلاف جنگ میں کپ نے کیا کام کیا؟

پیر صاحب ۱ (درا سا ناراض ہوتے ہوئے) تم نہیں جانتے شائد تم نے ہماری غلیم تاریخ کا مطالعہ نہیں کیا۔ ہمیں معلوم ہونا چاہیے کہ ہم نے اس دور کے حکمران کو بھی حضور پرورد کے القاب سے نوازا۔ ڈائریجیاٹ عالم شمع جس نے پنجاب میں ہزاروں لوگ انکی بے قری اور بدتمیزی پر قتل کر دیے ہم نے اسے بھی کھانے کی دعوت دی۔ اسے بڑے بڑے خوبصورت القاب عطا کئے اور اس کا سایہ دراز ہونے کی دھماکی۔ تم جانتے ہو کہ ہم نے کبھی بلیک مارکیٹنگ، سنگنگ اور کوئی دوسرا گندہ کاروبار نہیں کیا۔ ہم نے تو ہمیشہ تعیند کا کاروبار کیا جو انتہائی پاکیزہ ہے۔ ہم نے ہمیشہ مریدوں سے نیاز حاصل کی۔ ہم نے حکمرانوں کے نیاز مندانہ نذرانوں کو بھی نہیں ٹھکرایا۔ ہم نے اپنی قوم کے جوانوں کو سستے داموں تعیند مٹا کئے تاکہ ترکوں کی گولی ان پر کارگر نہ ہو سکے اور وہ باسانی ترکوں کو قتل کر سکیں۔ تم جانتے ہو کہ ترک کتنی بنا در اور لڑاکا قوم تھی ان سے لڑنا عام آدمی کے بس کی بات نہ تھی۔ ہمارے ہی تعیند ہڈی کا اثر تھا جو ہمارے نوجوان ترک کے مقابلے میں ٹوٹ کر لڑے۔ دوسرا مرید: حضرت آپ نے جنگ آزادی میں کیا کردار ادا کیا۔

پیر صاحب ۱: ہم نے جیتنے والوں سے کام لیا۔ یہ ہم لوگ تھے جنہوں نے بانی برصا پر

## ہر ٹری قبر پر کچھ مصیبت طرپڑھا دو لوگو

چند روز ہوئے ہم سب عادت اخبار پر خطوط والا صفحہ پڑھ رہے تھے کیونکہ اسی میں ہی درائی مل سکتی ہے۔ ایک صاحب کا خط پڑھا اس کا عنوان میرے خیال میں قصیدہ دردمرج سکندر حیات خاں صاحب ہونا چاہئے تھا۔ اس خط میں مکتوب نگار نے سکندر حیات خاں کی خدمات عالیہ کا تذکرہ فرمایا تھا۔ سکندر حیات خاں آخر سر تھے۔ سر کا خطاب انگریز لوگ ٹائٹ (KNIGHT) کو دیتے ہیں۔ یقیناً سر صاحب ان کے نزدیک ٹائٹ (KNIGHT) تھے۔ ویسے ہم نے اکثر ایسے لوگ دیکھے ہیں جن کی ساری زندگی ٹائٹ (KNIGHT) میں ہی گزرتی ہے مگر بچا سے سرنیں ہوتا ہے انہیں ہمیشہ سرنیچا رکھنا پڑتا ہے تاکہ کام میں مصروف رہ سکیں۔ سر پر روجہ اور اس کے اندر زندگی گزارنے کا سہرا بھی اسے نیچے رکھنا ہے لیکن نہ کوئی انہیں سر کتا ہے نہ سرن پاتے ہیں

مہر مدعی کے واسطے داد و رس کمال یہ لوگ اگر زندگی میں کبھی سر کی طرف توجہ کریں اور اسے نارغ البال کالیں یا کرلیں تو خلد ہی ان کی تواضع کے لئے اوسے تشریف لے آتے ہیں۔

مکتوب نگار نے سکندر کی مدح و توصیف کے ضمن میں ان تمام باتوں سے گریز کیا جس کے نتیجے میں وہ ستر کے منصب تک پہنچے تھے ان کے ہزاروں کا رولے تھے مگر چونکہ وہ سر تھے اس لئے اگر ہم بطور طنز یا تخریص ان باتوں کا ذکر کریں گے تو ان کے بجائے اپنے بائبل ہاتھ کو جھل کریں گے۔ مگر ہم مکتوب نگار کی ذہنیت کی باقاعدہ داد دینا چاہتے ہیں۔ اگر ہمارے سب میں ہوتا تو ہم باقاعدہ عظم کاری یا غیر رسمی قسم

کا جلسہ منعقد کرتے اور اس میں ایک مدد پر پورل کے ذریعے ان کی جرأت ایمانی کو خراج تحسین پیش کرتے۔

مکتوب نگار صاحب ماشاء اللہ اسس ذہنیت کی ادنیٰ یادگار ہیں جس ذہنیت نے انگریزوں کو کل الشکما اور اولی الامر الایا اور انگریزوں کو اپنی اسی کا لقب حاصل کرنے والے عظیم لوگوں کو اپنے پیچیدوں اور زیادہ تر معدے کے پورے زور سے مزاج عقیدت پیش کیا۔ ان لوگوں نے اس سلسلہ صداقت کو بھی رد کر دیا کہ غول بیانی صرف جنگلوں میں رہتا ہے۔ انہوں نے ثابت کیا کہ غول بیابانی آبادیوں میں بھی رہتے ہیں اور بڑے معزز ستری کی حیثیت سے رہتے ہیں۔ قرار دین پاس کرنے اور خراج تحسین پیش کرنے کے لئے جلسے اور تقاریب منعقد کرنا ان کا پیش اور خلد ہے۔ یہ لوگ بڑے بڑے امیروں اور وزیروں کے دروازوں پر عاجزی سے بھی تانہ نہیں کرتے۔ قصیدہ کہنے کے فن میں بھی یہ اپنی مثال آپ ہیں۔ توہم پر گویاں چلانے والوں کے ہاتھ مضبوط کرنے والے وزیروں امیروں کے دست ہانے اقدس کو بوسہ دینا بھی ان کا راز مرہ ہے اور مرنے والوں کو گالی اور فدا کا لقب عطا کرنے میں انہیں خاصی مہارت مل چکی ہے۔ ان صاحب کے سکندر کے دور کے شدائے شدید گنج کا ذکر کر کے دیکھ بیٹھے یہ بگل انجان بلکہ نادان ثابت ہوں گے۔ آپ ان سے چوبدری افضل تھے۔ سید عطاء اللہ شاہ بخاری۔ مولانا حبیب الرحمن لدھیانوی اور دوسرے مجاہدین حریت کا تذکرہ کر کے دیکھ لیں یہ اپنے کبر پر جہالت کا اظہار بڑے فخر سے کریں گے

کیونکہ ان کے ذہن میں تو اس دور میں سپید ہونے والی ایک ہی ہستی تھی جس کا سہرا وزیر عظم کا تھا۔

میرے ایک دوست نے ایک بار مجھ سے اپنے حافظہ کی کمزوری کی شکایت کی اور بطور ثبوت فرمایا کہ مجھے تو اب یہ بھی یاد نہیں کہ شاہی مسجد کس نے بڑائی تھی۔ میں یہ جواب سن کر حواس حیران ہوا۔ اپنی تمام تر علمیت کا بھرپور جاہ و جلال اپنے سپرے پر اکٹھا کرتے ہوئے کہا "یہ بھی کوئی بات ہے میں نے یہ بھی یاد نہیں" انہوں نے دوبارہ یقین دلایا کہ انہیں قطعاً یاد نہیں۔ میں نے اپنے سپرے کو ایک سستی نیز اکشتان کرنے کے لئے تیار کیا اور بڑے مزے سے یہ بھرپور اطلاع دی کہ یاد یقیناً اسے تعمیر کرنے والا کوئی منہمار تھا۔ مہار نے دوست اس جواب باصواب سے خاصے خطوط ہوئے۔

اس مکتوب میں ہم نے یہ عجیب و غریب انکشاف بھی پڑھا کہ شاہی مسجد کی مرمت کا سہرا سر سکندر کے سر بندھتا ہے۔ حالانکہ میں اپنی تمام عزت کے ساتھ یہ بات واشگاف لہجے میں عرض کرتا ہوں بلکہ فرماتا ہوں کہ شاہی مسجد کی مرمت کا سہرا چند معماروں کے سر پہ بندھتا ہے اور کچھ مزدوروں کے جن کے خون مگر کے سنگ دشت میں ڈھل جانے سے ہی معجزہ فن کی نمود ہوئی۔ رہا سر سکندر کا معاملہ تو ہماری معلومات کی حد تک تو میرے بھی اس کی گڑھے فرج نہیں ہوا تھا۔ پھر سہرا ہم کیے معماروں سے چھین کر ان کے حوالے کریں۔ یاد رکھو تو معماروں کی حمایت میں بھی تو لکھے۔ مزدوروں کی شان میں بھی تو کچھ لکھے۔ آخر ان کا



خون جگر کہاں گی

سے گلشن میں بوئے دمساز بنیں آتی  
اللہ سے سناٹا ہے آواز دینانی

بھٹ:

مکتوب نگار نے آخر میں سکندر کا مزار  
معر کرنے کا مشورہ دیا ہے۔ ہم اس مشورے  
کی بھرپور حمایت کرتے ہیں۔ اگر شریعت اگر ہم پر  
مستری لگائیں تو ہم اہل طہیت بن جائیں گے  
وہ بھی ہیں اپنا زمانہ تو ہم قائد شریک اسلامی بن  
جائیں گے ورنہ ٹی اکڑا اسرار صاحب کے عالی منصب  
پر ہاتھ صاف کرنے کی کوشش کریں گے۔ بہر حال  
ہم اپنی بات منور کر رہیں گے کہ امر اور موم سے  
متنازحیت طہی چاہیے۔ زندگی میں اگر ان کے  
لئے انگریزیک عطا کردہ ہزاروں ایکڑ جاگیر حلال ہے  
یہ اور اس کی کمائی کا ملوہ مولوی صاحب کے  
پیٹ میں جا کر باہر لڑکا را در تصدیق بھیج سکتا  
ہے تو انہیں مرنے کے بعد بھی تو عام آدمی سے  
کچھ زیادہ نگہ ملنی چاہیے۔ کچھ متنازحیت طہی  
چاہیے۔ امیرانہ ٹھکانہ تو ہونے ہی چاہیے۔  
ہاں اتنا اپنے ایک دوست کے اس مقصد پر تھا  
یقین ہے

مرنے والوں کے مزاروں کو سب کے لئے  
سنگ مرکی سلیں ان پر سب کا دو لوگو  
زندہ انسانوں کا خون لے تو تو بیکسو  
ہر بڑی قبر پر کچھ بھیجیٹ پڑھا دو لوگو

بیتہ: زاوٹیر حرف

۱۸۵۷ء سے قبل بھی انگریز کا ساتھ دیا تھا ہم  
نے ہی سپر سلطان کی مخالفت کی کیونکہ اس نے  
نیا دیکھیں پر پابندی لگا دی تھی۔ پھر آپ نے  
دیکھا کہ وہ ہار گیا۔ ہم نے انگریزوں کو فیوض کا  
ساتھ دیا کیونکہ انہوں نے نیا زکائر جیڑا دیا تھا۔  
پھر انہوں نے سیکڑوں سال ہمارے تعاون سے  
حکومت کی۔ پھر جب پاکستان بننے لگا تو ہم نے  
آئندہ کی مقتدر پارٹی کے حق میں بیان داغ دینے  
کیونکہ ہم دہشتہ سورج کی بجائے چڑھتے سورج  
کی پوجا کرتے ہیں۔ ہمارے عظیم کردار سے متاثر  
ہو کر ہی ہر چڑھنے والا سورج ہمارے گھوک

روشن کرنا مزدوری سمجھتا ہے۔ میرا خیال ہے  
آپ لوگوں نے ہم مشائخ لوگوں کی عظیم تاریخ  
کو بخوبی جان لیا ہوگا۔

یہ کہہ کر پیر صاحب طوہ پر بری طسیر  
جھپٹ پڑے ہیں۔  
(پروردہ گرتا ہے)۔

بقیہ: روزہ کی معاشی حکمت عملی

جس نے پہلے دیا وہ خرچ کے بعد بھی دے گا  
اور پھر زیادہ کا وعدہ، دوم یہ کہ ان کے خرچ  
کرنے سے بہت سے گھراؤں کو روزگار دستیر  
ہو جائے گا۔ معاشرہ کے ایک طبقہ کی قوت  
حزب پیدا یا بڑھ جائے گی جس کا بالواسطہ اثر  
ان تمام سرمایہ کاروں پر پڑے گا جو اللہ کی راہ میں  
ان طبقات پر خرچ کرتے رہے ہیں یا رہیں گے۔  
یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ رمضان  
البارک میں سوائے منکرات کے تمام کاروبار  
پیسے کی نسبت بڑھ جاتے ہیں۔ ہر شخص کا نفع  
بڑھتا ہے اور خیر کاروبار کا انحصار بھی رمضان  
البارک پر ہوتا ہے۔

ہر شخص اس ماہ مبارک میں حزیار اور روزہ نشین  
ہوتا ہے۔ ظاہر بات ہے کہ اس سے بالواسطہ  
معاشرے کے معاشی حالات پر اخوات مرتب  
ہوتے ہیں۔

اور پھر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم بھی  
فرماتے ہیں کہ ایک شخص کو کھانا کھلانے پر

بہت سے گن ہوں سے مغفرت ہو جاتی ہے۔  
حوض کوثر سے پیاس بجھائی جاتی ہے اور پھر  
کھانے کی قید بھی نہیں سب استطاعت۔

در اصل اسلام میں بخل کا وجود نہیں یا تنگ  
کہ خود رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بخل اور بزدلی  
سے پناہ مانگتے تھے۔

ادارہ تکار دولت کی بنیاد ہی دراصل بخل ہے

اس لئے اس کی پرچہ کنی کے لئے یہ ارشاد ہے کہ  
اگر کسی کے پاس زیادہ زمین تو صرف سسی یا کھجور  
کے ایک دانے سے انکار کر اسے اور پھر پیٹ  
بھر کر کھانا کھلانے پر حوض کوثر کا اجر میں ایک  
حکمت یہ بھی ہے کہ روزہ میں زیادہ شدت  
پیس کی ہوتی ہے لہذا اس حکمت کے تحت ثواب  
تیا گیا۔

مختصر یہ کہ معاشرہ کا کوئی فرد بھی کھجور کا  
نہ سوائے اور ہر شخص کم از کم اس قابل ضرور  
ہو کہ وہ اپنی بنیادی ضروریات کو پورا کر سکے۔  
اس کے لئے رمضان المبارک میں اسلام نے  
مختلف طبقات پر احکامات صادر فرمائے ہیں،  
اگر اسلام کے ان ذریعہ اور تاناک  
امولوں پر آج بھی اس کے گنہے دور میں جبکہ  
مقل انسان کے تمام نظامہ معیشت  
نا کام ثابت ہو چکے ہیں عمل کرنا جائے تو  
کم از کم مسلمان ممالک میں معاشی بدعالمیہ  
اخلاقی ابتری، تجارتی عدم توازن اور طبقاتی  
کشش کا وجود نہ صرف ختم ہو جائے بلکہ خواب و

ملک کی مشہور مثالی دینی درس گاہ

دارالعلوم اشرفیہ نقشبندیہ

اوپر شریف ضلع بہاولپور

جو اپنی خصوصیات کے اعتبار سے ملک کی منفرد تربیت گاہ ہے جہاں نہ صرف طلباء و طالبات  
کو مروجہ درس نظامیہ کی تعلیم دی جاتی ہے بلکہ نئی نسل کے اخلاق و کردار کی اسلامی خطوط پر تشکیل و  
تعمیر بھی خصوصی توجہ دی جاتی ہے، اس لئے ملک کے حساس معیار اور نیکل حضرت سے دینما  
لایل ہے کہ مذکورہ دارالعلوم کے تعلیمی و تعمیری منصوبوں کی تکمیل کے سلسلہ میں موثر اور بھرپور مدد  
ذکرہ و عطیات سے امداد و اعانت فرما کر جنت الفردوس خریدیں۔

خادم طلباء: قاری محمد اسماعیل قاسمی، مہتمم دارالعلوم اشرفیہ، اوپر شریف بہاولپور

خود لکھا ہے کہ لوگوں کو پناہ دینا ہے  
خود لکھا ہے کہ لوگوں کو پناہ دینا ہے

دیکھ نایاب تقریر

# مولانا ابوالکلام آزاد نور اللہ مرقہ

نے بغیر بجائے رات کچھ دیر چلی ہوئی چاند کچھ  
نہا ہوا ہوا استارے کچھ نادم و محبوب سے  
رضعت ہوئے۔ آفتاب شام اور فجر کے ساتھ  
مسترت و مہیا ہات کے اجالے۔

ہزاروں کا زواہا کے ساتھ افق  
مشرق میں نمایاں ہوا۔ حضرت عبداللہ کے  
آدمی کی گود میں عبدالمطلب کے گھر نے ہاشم  
کے خاندان میں اور مکہ کے ایک مقدس مکان میں  
خلعہ کائنات فخر و جودات حضرت نبی کریم محمد  
مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے  
حرم جلال ہوئے۔ سبحان اللہ ربیع الاول کی  
بارہویں تاریخ کئی مقدس عین جس نے اسی عادت  
پائی اور پیر کا روز گنتا مبارک تھا جس میں حضور  
صلی اللہ علیہ وسلم نے نزول اجلال فرمایا۔ فتیالہ  
الغنا احسن الخالقین۔

اطیب کرام کو

ایور ویدک

کشمہ جات

جڑی بوٹیوں سے تیار کردہ

نمکیات

پیش کرنے والا امت زوارہ

الحافظ دو خانہ مخن آباد ضلع ہٹنر

آنکھ جھپکائی۔ برہنہ سجدے کے لیے سحر  
برہن ہو گیا۔ اس کے بعد وہ وقت بھی آ  
گیا جس کے لیے یہ اختتام تھے۔ فرشتوں  
کے پرے خوشیوں سے بھرے آسمانوں سے  
زمین میں اترنے لگے اور دنیا کے مورد میں ایک  
غاموش انقلاب پوشیدہ طور پر کام کرتا ہوا نظر  
لگنے لگا۔ علم شبی نے منادی کی کہ افضل البشر  
خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم سرا پرہ لاہوت عالم  
ناسوت میں تشریف لائے۔ دلے میں۔ رات  
نے کہا میں نے شام سے ان کا انتظار کیا ہے  
اس گھر و رسالت کو میرے دامن پر ڈال دیا جائے  
دن نے گنا میرا رتبہ رات سے بلند ہے مجھ کیون  
محرم رکھا جائے۔ دونوں کی حشر میں قابلِ وارث  
نظر آئے۔ کچھ حصہ دن کا لیا کچھ رات کا۔ فور  
کے تڑکے فور علی نور کی نورانی آواز کے ساتھ  
دمت قدرت نے دامن کائنات پر وہ لعل  
بے بہار رکھ دیا جس کے ایک سرسری جلوہ سے  
دنیا بھر کی ظلمت کدہ موزر اور روشن ہو گئے  
سرزمین جلا جلا حقیقت سے لبریز ہو گئی  
دنیا جو سرور تشریف سے مورد تکفیل حق الیم  
متحرک نظر آنے لگی۔ چھوڑوں نے سپر کھول  
دیئے۔ کھڑوں نے آنکھیں وا کیں۔ دریا بچے  
لگے، ہوائیں چلنے لگیں۔ آتش کدوں کی آگ  
سرد ہو گئی۔ جسم خاویں میں خاک اڑنے لگی۔ آت  
منات جہل عزرا کی تو قریبا مال ہو گئی۔ نیم و کمر  
کے فلک میں برج گر گر کر پاش پاش ہو گئے۔  
درختوں سے سجدہ ہشک سے سراٹھیا۔ شاخوں

رات لیلۃ القدر بنی ہوئی تنگی اور خیر  
من العن شہر کی باسری بجائی ہوئی ساری  
دنیا میں پھیل گئی۔ نور کلاں شب قدر نے من  
کل امور سلاہ کی سیمیں بچھائیں تاکہ ملا لا  
علی نے منزل الملائکت والروح فیہما  
کی شبنائیں شام سے بجائی شروع کر دیں۔ حوریں باذن  
وہم سو کے پروانے ہاتھ میں بے کفر و دوسل  
سے چل کھڑی ہوئی۔ حتی مطلع الفجر  
کی میعاد اجازت نے فرشتگان مقرب  
کو دنیا میں آنے کی رضعت دیدی۔ بتا رہے  
نکے اور طلوع آفتاب سے پسے کائنات کی ہنگ  
میں موتی بھر کر ناپ ہو گئے۔ چاند نکلا اور اس  
نے دفنائے عالم کو اپنی نورانی چادریں ڈھک دیا۔  
آسمان میں گھومنے والی قوسیں آپ اپنے مرکز پر  
محکمہ گئیں۔ ہر درج نے سیاروں کے پاؤں میں  
کیلیں بھٹوک دیں۔ ہوا جنبش سے اخلاک گوش  
سے زمین پکڑے۔ دریا چلے سے رک گئے اور  
کارخانہ قدرت کسی مقدس مہمان کا غیر مقدم  
کرنے کے لئے رات کے بعد اند صبح سے پہلے  
ایک منٹ کے لیے غاموش ہو گیا۔ اختتام اور  
اہتمام کی قہقار نے چاند کی آنکھ کو جھپکا دیا۔  
نسیم حوری کی آنکھیں جوش خواب سے بند  
ہونے لگیں۔ چھوڑوں میں نکتہ کھیں ہی سیم  
کوٹیوں میں بوجھ خواب ہو گئی۔ درختوں کے  
شام خوش برے قدسی سے ایسے جھکے کرت پر  
محور ہو کر سرسجود ہو گیا۔ ناقوس نے مندروں  
میں بڑوں کے کس سے سر جھکانے کے بلانے



ان حالات میں جب ہم اپنے اخبارات پر  
نظر دوڑاتے ہیں تو یہ دیکھ کر سخت مایوسی ہوتی

چینی حکومت کو بیرونی ملکوں میں مقیم چینی  
 مائوک بھائیوں کے مفادات کی گرانگائی کا ایک بورڈ  
 بنانا گا۔ ۱۹۰۳ء کے بعد سے جب چین میں

دمر شاکر  
شہد سولی، پنجاب یونیورسٹی، لاہور

# ماہ صیام

اس نے نہایت ہی حسین توازن پیدا کیا۔ ولایت اور مغرب کے دیگر قدیم کتب خیال نے جو یہ نظر پیش کیا تھا کہ مادہ روحانی طاقت کی راہ میں حارح ہوتا ہے اسلام نے اسی کی پوزیٹر تردید کی اور بتایا کہ مغز و حدود و قیود کے اندر وہ کر انسانی مادی تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے روحانیت کے لئے مراتب طے کر سکتا ہے اور سدرۃ المنتقی سے پرے پرواز کرتے ہوئے قرب الہی حاصل کر سکتا ہے جو تمام روحانی جدوجہد کی آخری منزل ہے۔

اسلام نے دنیا کو دارالعمل قرار دیا ہے اور عقلی کو دارالہجاء۔ اس نے بتایا کہ جو شخص حرص و انار، کذب و افتراء اور دیگر تمام خلیات نفسانیہ کی غار دار چھاڑوں سے بچتا ہوا آگے نکل جائے اور روحانیت کی منازل طے کر چلا جائے وہ متقی ہے اور اس کے لئے دین و دنیا کی تمام کامرانیوں اور شاد کامیابیوں اور صبح معزوں میں وہی کامیاب سلمان ہے۔

تقویٰ کی منزل کے حصول کیلئے حکیم مطلق نے جو نسخہ تجویز کیا ہے اس ضمن میں دو قسم کی ہدایات ہیں۔ ایک تو نسخہ کیمیا پر عمل کرنے کا حکم ہے اور دوسرا چند چیزوں سے اجتناب کا بھی اسی طرح حکم ہے۔ تقویٰ کی پہلی منزل کے حصول کے لئے جس نسخہ کیمیا پر عمل کرنا ضروری ہے اس کے پانچ اجزاء ہیں۔

ایمان ۱۔ نماز ۲۔ روزہ

۳۔ زکوٰۃ ۴۔ اور حج

اور جن منیات سے اجتناب ضروری ہے وہ فحش اور منکر ہیں۔ یعنی عن الفحشاء والمنکر

ایک سلسلہ تمام کیا جو دنیا کے گوشے گوشے سے اٹھے اور حتیٰ کو آواز کو بلند کیا۔ اس مرحلہ پر ملت سے براہ عالم سیراب ہوتا رہا اور روح انسانی کو براہِ غدا اظام ہوتی رہی۔ ان راہبرانِ دین پرصالح اور کتب آسمانی نازل ہوتی رہی جن اقوام نے ان نسخہ ہائے کیمیا کو اپنا یا وہ روحانیت کے عملی مرتبے پر غائر ہوئیں اور جنہوں نے اس کا اہمال کیا، مغز و ذلت میں گر گئیں۔ حیات یافتہ گردہ سے ایک صحت مند معاشرے کا وجود مل میں آیا جس نے صبح معزوں میں صغیر ارض پر نہایت الہی اور سرخروئی حاصل کی۔

یہ حقیقت پیش نظر ہے کہ ابتدائے فریض سے روحانی قوتوں کے ساتھ طاعتی قوتیں بھی برابر سرگرم عمل رہیں اور وہ ہمیشہ انسانی زندگی میں روح اور مادہ کے صحیح مقام کے تعین میں مزاحمت کرتی رہیں۔ کبھی تو فریب روحانیت کی طرف اس قدر مائل کیا کہ انہیں راہب بنا کر گوشہ نشین کیا گیا جہاں جلیا ہا اور کبھی مادہ کے اہمیت کو اس قدر مبالغہ آمیزی کے ساتھ بیان کیا کہ اکثر ان کی ہمارے روح کے وجود تک سے انکار کر دیا۔ سب کچھ نظر میں تو یہ ہے کہ دونوں نے یہ سب کچھ تلاش حقیقت میں کیا، لیکن ایک راہبان زندگی میں ہم پروردگار گیا اور دوسرا مادی ذروں تک پہنچ کر خود طراموش ہو گیا اور یوں

۵۔ خدا ہی طاعت وصال منہم یہ فقط اسلام کا احسان ہے کہ اس نے

انسان زندگی میں روح اور مادہ کے مقام متعین کیا۔ اس نے نہ تو مادی تقاضوں سے انکار کو جائز قرار دیا اور نہ ہی روح کو سب کچھ قرار دیا

یہ ایک سلسلہ حقیقت ہے کہ انسان کا وجود روح اور مادہ کے حسین اتصال کا مرکب ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسل فلاسفی میں روح اور مادہ کی بحثیں ہمیشہ نزاع طلب رہی ہیں اور اس ضمن میں مختلف نظریات قائم کئے گئے ہیں لیکن پھر بھی متعلقانے نہاد اور فضلانے صغیر اس بات پر اتفاق رہا ہے کہ روح کو مادہ پر ہمیشہ تفوق و تقدم حاصل رہا ہے۔ روح ایک طے مجتہد ہے جس میں لطافت بدرجہ اتم موجود ہے۔ اس کے برعکس مادہ ایک کثیف طے ہے جس میں جو کچھ بھی جہاں ہی پائی جاتی ہے وہ روح کی مرہونِ منت ہے۔ روح کے بغیر مادہ ایک مہبت طے ہے۔

روح اور مادہ دونوں کے کچھ تقاضے ہیں صالح حقیقی۔ لہذا ان تقاضوں کی تسکین سکھانے تمام اسباب و وسائل فراہم کئے ہیں۔ مادی تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے صالح حقیقی نے احسان سے زمین تک ہے حد فیش پیدا کی ہیں جبکہ مذکورہ قرآن مجید میں ہے اور ملایان کے متعلق سوال ہے

فہا ہی الامی و یکنی تکذب بان

یعنی اے جن و انسان تم اپنے صہب کی کوئی کلامی نعمتوں کو غفلت دے گے۔

طافی دو جہاں نے جہاں اپنی قدرت کا کلمہ سے مادہ کی نفوذ و ماکہ لئے تمام کائنات کی پید کیا اور اسے کثیر المقداد اور مختلف الانواع نعمتوں سے معمور کیا وہاں روح کی پرورش اور اس کی تہذیب و تالیف کے لئے بھی سامان پیدا کئے اور اس طوف کے لئے پیچیدہ اور درجوں کا



اس نسخہ کیسے پر اگر شدت سے عمل کیا جائے اور منیات سے دور رہا جائے تو تقویٰ کا حصول باسانی ہو جاتا ہے۔ محض ایک جہت میں رعایت کے اعلیٰ مدارج طے ہو جاتے ہیں۔ یہاں پہنچ کر مرد و من کامل بنتا ہے اور محبوب خدا اور محبوب رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہوتا ہے جس کی ایک نظر سے زمانہ کی تقدیر بدل جاتی ہے وہی صبح مغرب میں خدا کا خلیفہ ہوتا ہے اور مائے عالم کے لئے باعث رحمت ہوتا ہے۔

مندرجہ بالا نسخے پر نظر ڈالنے سے یہ چلتا ہے کہ ایمان اور نماز کے بعد اس کا سب سے اہم جزو روزہ ہے۔ اس کے فضائل کلام الہی اور حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں کثرت سے درج ہیں۔ اس کا نفع انسان ہر کہہ و ہر پڑھتا ہے اور اس پر صحیح طور پر عمل کرنے سے ایسا معاشرہ وجود میں آتا ہے جو نہایت صالح ہوتا ہے۔ ہر قسم کی کٹافروں سے پاک ہوتا ہے اور جمیع فضائل و حسنات سے معمور ہوتا ہے۔ ایسے معاشرہ کے افراد میں وہ تمام خوبیاں جمع ہو جاتی ہیں جو معراج انسانی کے لئے لازمی ہیں۔

صبر قناعت - ضبط - نفس کشی - انسانی ہمدردی - اطاعت الہی اور تسلیم و رضا چنانچہ ان ہی جن سے ایک روزہ دار کی زندگی مزین ہوتی احکام الہی کے دو پہلو ہیں ایک بیجا اور دوسرا سببی۔ پہلے میں اثباتی احکام ہیں جن کے کہنے کا حکم ہے اور دوسرے میں منہی احکام ہیں جن سے ممانعت کی گئی ہے۔ رمضان کے پہلے میں احکام الہی کا سبلی پہلو کارفرما ہے اس میں اکل و شرب و مباشرت وغیرہ جو متورہ حدود کے اندر قلمی جائز ہیں اور ایک روزہ دار پر عوارض روزہ طبعی حرام ہو جاتے ہیں اور شدت سے ان کی ممانعت کی جاتی ہے۔ ایک روزہ دار رمضان الہی کے سامنے تسلیم و رضا کرتا ہے اور ایسی تمام چیزیں اپنے اوپر حرام کر لیتا ہے جن کے بغیر رمضان میں طلال ہونے پر نفس دلالت کرتی ہے۔

## پابندی وقت :

علم نفسیات کا یہ ایک سسٹم مسئلہ ہے کہ توازن اور نگرار کے ساتھ انسان سے جو انفعال سرزد ہوتے ہیں وہ انسانی فطرت میں راسخ ہو جاتے ہیں اور ان کی سہولتیں انسانی فطرت کی گہرائی تک پہنچ جاتی ہیں اور حقیقت راسخ فطرت انسانی میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ اس کو چھوڑنا مشکل ہی نہیں محال ہوتا ہے۔ رمضان کے مہینے میں عمل خیر کی تکرار ہوتی ہے اور مسلسل ایک ماہ تک خدا اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کی پابندی نہایت شدت سے کی جاتی ہے روزہ - تراویح - تلاوت کلام پاک و درود و طاعت مجاہدہ - مراقبہ اور تہجد وغیرہ کی وجہ سے تصفیہ ظاہر کے ساتھ ساتھ تصفیہ باطن بھی ہو جاتا ہے اور اس طرح روح اور مادہ دونوں کو تہذیب حاصل ہوتی ہے اور انسان کا قلب اتنا محکم ہو جاتا ہے کہ اس پر انوار الہی کی بارش بہرہ من ہوتی ہے اور مسلمان اس منزل ارتقاء کو حاصل کر لیتا ہے جن کی طرف خداوند قدوس نے مندرجہ ذیل آیت میں اشارہ کیا ہے۔

کُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ

اس مبارک اور مبارک مہینہ میں جس کے بزرگی اور فضیلت پر نفردالات کرتی ہے اس میں اس نسخہ کیسے کا نزول ہوا جو سامعے سبحانی اور روحانی آلام و امراض کا واحد علاج ہے اور شفا کے کامل کا ضامن۔

شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن

علاوہ انہی اس ماہ مقدس میں اس کے ہمہ دم رحمت طبعی کا نزول ہوتا رہتا ہے۔ یہ نسخہ گنیمت الہی ہے جو ہر ماہ میں ایک بار ہی توہم خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت ایک سخت آزمائش کے تحت خدا کا دوزخاں ہونے پر ہوتی ہے۔ تسبیح و تہلیل میں وقت گزرتا ہے دن کو تلاوت کلام پاک کرتی ہے اور رات کو

مجاہدہ اور تواضع ادا کرنے میں بسر کرتی ہے اس کی پوری زندگی رضائے الہی کا ایسا مریض ہوتی ہے۔ اس میں شب قدر ایسی ایک رات ہوتی ہے جسے ہزار ماہ سے افضل ہے۔ اس میں انسان کی تمام باطنی طاقتیں نمودگر آتی ہیں۔ اس میں صلہ رحمی - قرض شکر - باہمی ہمدردی اور نفس کشی کا جذبہ پیدا ہو جاتا ہے۔ نفس امارہ مجبور ہو جاتا ہے اور نفس لامہ اپنی پوری طاقتوں کے ساتھ ابھرتا ہے۔ ضبط و صبر کا وہ کیفیت پیدا ہوتی ہے کہ تشدد کے سامنے دم توڑ دیتا ہے۔ اس قلم سے ذہنی باجہوت طاقتیں بھی آنکھ ملاتے ہیں محو جاتی ہیں۔ ان کے پائے ثبات میں زلزلہ پیدا ہو جاتا ہے اور بڑی سے بڑی قوتیں جب اس شکرانی میں توان کی دھجیاں اڑ جاتی ہیں۔ لیکن دئے ناکامی! آج نہ یہاں وہ نماز جو مولانا المؤمنین ہے، نہ وہ روزہ جس کا اسلام طلب ہے۔ نہ وہ زکوٰۃ جس میں مراقبہ اور نیک نیتی شرط اولین ہے اور نہ وہ حج جس میں ریا اور ظاہر داری سے اجتناب ازہ ضروری ہے۔ یہی ریا کاری اور نام و نمود کا ہوس ہے جس کی وجہ سے آج ہمارا تمام کام ایک جبر ہے روح کی مانند ہے اور یہی وجہ ہے کہ ہم سے وہ تمام فوائد مرتب نہیں ہوتے جن کے ضمانت خدا اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے۔

آج عزت کی بجائے ذلت، اوتار کی بجائے صنعت اور ثروت کی بجائے نکبت مسلمانوں کے لئے مقدر ہے۔ وجہ یہ ہے کہ نسخہ کا صحیح استعمال نہیں ہو رہا اور جب نسخہ سے عدم توجہی برتی جا رہی ہے تو مرض سے شفا کیسے؟

## عید الفطر

عید کے معنی خوشی کے ہیں اور یہ خیر و خوبی سے خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نام بتا

ہوئے احکام کے مطابق زندگی کا ایک موصہ بسر کرنے کے بعد مٹائی جاتی ہے۔ حقیقت میں عید اس کے لئے عید ہے جس نے رمضان کے دن عبادت اور ریاضت میں بسر کئے اور اپنے تمام نفسانی تقاضوں کو اللہ کی رضا پر قربان کر دیا۔ اپنے ظاہر اور باطن کو سنوارنے کی سعی بیخ کی ایسے ہی لوگ منتی ہیں اور ایسے ہی لوگوں کے پاسے میں خداوند مقدس کا فرمان ہے:-  
اصحاب الجنة هم الفائزون

### عید کا اسلامی تصور:

خوشی و غم لازماً حیات انسانی ہیں۔ قدرت کاملہ نے دوزن کو تمام پیدا کیا ہے۔ بلکہ ایک کا وجود دوسرے کو مستلزم ہے۔ خوشی خوشی نہیں، اگر جذبہ غم سے ماری ہے اور غم غم نہیں ہے اگر خوشی مفقود ہے بلکہ ایک منکر کے قول کے مطابق خوشی منہائے غم ہے اور غم منہائے خوشی۔

خوشی کے بھرپور اور گہن جذبات اپنے مزاج پر طوالت اشک بن کر جذبہ غم کی ترغیب کرتے ہیں اور دوزیر مسرت سے انسان محنت لگاتا تھا ہے۔ یہ ایک مسئلہ اور قانون فطرت ہے جس سے کوئی مخلوق ماری نہیں غم و الم، ابتلا و آزمائش کے بعد مسرت کے لمحات زیادہ رنگین اور کیف آگیاں ہوتے ہیں۔

تاریخ شاہد ہے کہ اس صفہ ارضی پر کوئی قوم ایسی نہیں گذری جس کی زندگی ہمیشہ مسرت آگیاں لمحات سے معور رہی ہو۔ کبھی بیش و مشرت کا دور دورہ رہا تو کبھی غم و الم کی فراوانی اور کبھی قدرت کی آزمائش اس کو اس کے ساتھ چلی کہ مسرت کے جذبات آنے سے پہلے غم و آرام اور آزمائشیں پہنچیں۔

اسی ششکس میں زندگی کے پرے لمحات گزر جاتے۔ کامیاب وہ ہوا جس نے غم کے ایام میں صبر و ضبط سے کام لیا اور خوشی کے ایام میں جذبہ تشکر سے۔ ماہ صیام بھی ہر سال متتابع ایام کی سخت آزمائش ہے۔ مچھوک کی شدت، پیاس کا غلبہ، نفس امارہ کی ترغیب، قویٰ شکر کی تحریک اور طاعونی طاقتوں کی

فتنہ پردازی کا ہر آن ہر لمحہ مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ بجز قوت ایمانی کے اس کے پاس دنیا کی کوئی ایسی قوت نہیں جو شدت تشنگی میں اس کے لبوں لباب جام شیریں کے ایک آدھ قطرے باندھ سکے۔ اسے مچھوک کی شدت کے وقت اپنے گھر کے کسی گوشے میں ایک آدھ لقمہ یا پانی فروخت کرنے سے روک سکے یا کسی بھی عمل شرع سے اسے محبت رکھے۔

مسلمان کی زندگی میں ایسے لمحات سراسر آزمائش ہیں۔ قدرت اسے بار بار آزماتی ہے اور ہر سال اسے آزمائش سے گزرنا ہوتا ہے۔ جو شخص اس آزمائش کی تپتی اور دھکتی ہوئی بجلی سے صیغ اور سالم نکل آتا ہے وہ کمند بن جاتا ہے۔ اس کی کیفیت پارس پتھر جیسی ہوتی ہے۔ تمام روحانی کمائیں ایمان کی حرارت سے جل جھن کرنا کستر ہو جاتی ہیں اور اس کی قوت ایمانی نکھرتی ہے۔ ماہ رمضان شریف کی آزمائش اور روحانی جدوجہد سے جب مسلمان کا حق عمدہ برکھوتا ہے تو یہ لمحات فطری طور پر اس کے لئے بہت ہی رنگین، پر کیف اور مسرت آگیاں ہوتے ہیں۔ اس کا غنہ دل کھل اٹھتا ہے اور وہ ایک ایسی روحانی مسرت محسوس کرتا ہے جو ضبط بیان سے باہر ہے۔ اس کو صرف وہی خوش نصیب

مسلمان ہی محسوس کر سکتا ہے جو قدرت کی سخت روحانی اور جسمانی آزمائش سے کچن خوبی عمدہ برکھوتا ہے۔ وہ روز سعید قوت خیر کی کامرانی کا روز ہوتا ہے۔ اس روز قوت شر مغموب ہو جاتی ہے اور قوت ایمانی میں اپنی جلا پیدا ہو جاتی ہے۔ انسان روحانی طور پر تقویت محسوس کرنے لگتا ہے۔ یہ دن اس کی زندگی کا سب سے زیادہ کامیاب، بارونی اور مشرت بڑا ماں ہوتا ہے۔ اس کا گناہ چرہ اور ریشہ اس پر ڈال ہوتا ہے۔ وہ غیر محسوس طور پر روحانیت کے مختلف منازل طے کر چکا ہوتا ہے لہذا اسے سکون ذہنی اور طمانیت طبع حاصل ہوتی ہے۔ اس کے چہرہ پر ایک پُر وقار

روحانی منات اور جاذب نظر شگفتگی ہوتی ہے۔ وہ شیطن سے بعید تر اور الوہیت کے قریب تر ہوتا ہے۔

اس کی نظروں میں کیش، تیروں میں چاڑھ، پیشانی پر پر وقار سجینگی اور لبوں پر دلورہ، تبسم و رقعات ہوتا ہے۔ اس روز تمام فضا مسرور ہوتی ہے اور قدرت کاملہ دل کھول کر عالم ارضی پر اپنے فیض و کرم اور رحمت کی بارش شروع کر دیتی ہے۔ عرش سے فرش تک روحانیت کے مسرور کن ذرات رقعات ہوتے ہیں۔

یہ وہ روز سعید ہے جسے عید کے خوش کن اور مسرت آگیاں نام سے موسوم کرتے ہیں۔ عید کے معنی خوشی اور مسرت کے ہوتے ہیں۔ یہ وہ بارکت دن ہے جو خدا نے علم بزل کے احکام کی تعمیل صبر و ضبط اور تحمل و استقلال کے ساتھ کرنے والے بندوں کے لئے پیغام مسرت لاتا ہے۔ لہذا نیت قلب بخشا ہے اور حقیقی نور و فلاح کی ضاعت بحثا ہے۔ شر و شیطانی طاقتوں کی پے در پے لیخار کی وجہ سے مسلمان کی روح پر جو تکد رچھایا ہوا ہوتا ہے وہ کینت دور ہو جاتا ہے اور اس طرح اس کا چہرہ و رنگ اٹھتا ہے۔

وہ حقیقی مسرت اور خوش محسوس کرنے لگتا ہے اس لئے کہ جو خوشی ابتلا و آزمائش کے بعد حاصل ہوتی ہے وہ دل کش اور بھرپور ہوتی ہے۔ اس روز قدرت نے بھی اسے خوش پہننے کا حکم دیا ہے اور کسی آزمائش کو اپنے اوپر طاری کر لینے کو حرام قرار دیا ہے کیونکہ منشاء یہ ہے کہ اس روز سوائے خوشی اور طمانت شکر کے اور کچھ نہ کیا جائے جو اس کی روح کے منافی ہو۔

دنیا کی دیگر اقوام بھی کسی نہ کسی طرح میناتی ہیں لیکن ان کی عید اور اسلامی عید میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ ان کی عید میں شکل اور نام سے حقیقی مسرت اور خوشی کے جذبات کے وہ جذبات مفقود ہوتے ہیں جو اسلامی عید کا طوق امتیاز ہیں کیونکہ اسلامی عید ایک ماہ کی جہد مسلسل اور آزمائش کا حاصل ہوتی ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ عید اکثر و فرد

مست میں جذبات کو دھکیل دے دیتے ہیں۔ عیوانیت کو آزادی مل جاتی ہے۔ اس طرح وہ تمام اخلاقی، سماجی اور انسانی حدود کو توڑ کر نفسِ امارہ کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اسلامی عید اس قسم کی کشمکش سے پاک ہوتی ہے۔ اس میں شریعت کی فطری حدود کا پاس رکھنا اذہن ضروری ہے۔ یہاں جذبات کو بے لگام نہیں چھوڑا جا سکتا۔ نفسِ امارہ کی یہاں بھی ایک مہینہ ملتی۔ یہاں انسان خوشی اور مسرت کے بھرپور جذبات کے لحاظ میں اخلاقی توازن بظور رکھنا ضروری سمجھتا ہے۔ یہاں انسان حیوان نہیں ہوتا بلکہ اقبل سے زیادہ بہتر اور بلند تر انسان ہوتا ہے۔ وہ قدرت کا ایسا نادر اور افول شام کا رہتا ہے جس پر خود قدرت بھی نازاں ہوتی ہے۔ یہ ہے ہماری عید اور اس کا ایک بڑا سا پر تو، اس کا احترام اس کے قواعد و ضوابط کی پابندی اور اس کے داعی کی ادائیگی پر مسلمان پر فرض ہے۔ مسلمان کو چاہیے کہ وہ عید کے روز احتسابِ نفس کرے اور اگر وہ محسوس کرے کہ ماہِ صیام کے قبل صیام

رجب ۱۳۵۱ھ

داد، خارش، انگریزا، چنبل، پھوڑا، پھنسی لڑ  
 تمام جلدی امراض کیلئے ہمہ مضیہ دوا کثیر  
 علاج ہے۔ انشاء اللہ ضرور فائدہ ہوگا۔  
 اپنے قریبی میڈیکل جنرل اسٹور سے طلب  
 کریں۔ ہولی سیل فرماری کے لئے۔ دوا  
 مارکیٹ۔ نظامیہ مارکیٹ۔ جاڑی بوئے  
 میرٹ روڈ۔ کچھی لگی۔ فیشنل مارکیٹ  
 بندر روڈ۔ ہولی سیل مارکیٹ۔ لیاقت آباد  
 دارون جنرل اسٹور لاندھی علی، عباسی  
 میڈیکل اسٹور صدر صوفی جنرل اسٹور  
 بکرا پٹری، کراچی۔۔۔ میگو دافع سوات  
 تیار کردہ: عبدالقیوم ایدہ سنز  
 گل مہارنگی مارٹ، کراچی



مکرم سر و سیراج العلوم جیبی ضلع مانسہر (پہلا)

قیام ۱۹۶۲ء مدرسہ عرصہ ۱۴ سال سے ملازمین دینی، تدریسی، تبلیغی، اسلامی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ انتہائی پسماندہ اور دستاویز گزار پہاڑوں کے دامن میں واقع ہونے کے باوجود مدرسہ ہزارہ ڈورٹین میں گرانٹ اسلامی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ مدرسہ میں حفظ و ناظرہ سے موقوف علیہ تک کے شعبہ جات ہیں۔ ۶۵ بیرونی طلباء مدرسہ میں مقیم ہیں جن کے ہائش خوراک کا مدرسہ کفیل ہے۔ پھر محنتی فاضل اور قابل اساتذہ ہر وقت طلباء کی ذہنی استعداد بڑھانے میں مشغول رہتے ہیں۔ مقامی سطح پر بھی ۱۴۵ طلباء و طالبات قرآن مجید حفظ و ناظرہ کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

مدیر میں حضرت عبداللہ درخوشتی مدظلہ حضرت مولانا مفتی محمود مدظلہ بھی قدم درخیز فرما چکے ہیں۔

واضحہ جدید: مدرسہ کا دواجملہ یکم شوال سے ۲۰ شوال تک جاری رہے گا۔

**اپیل** - محرم حضرات اپنے صدقات - خیراتے - عطیاتے - زکوٰۃ و فطرانہ سے مدرسہ کی اعانت فرما کر ٹوا ہے دارینے حاصل کریں۔

الداعی الخیر۔ (حضرت مولانا) سید غلام نبی شاہ مستقیم مدرسہ ہذا



## ازلب راوی تالب جملہ

ہلکی ہلکی بڑبا ہانڈی ہو رہی تھی اور ٹھنڈی ہوا میں منڈی کے دھڑک پھیلے ہوئے کمیتوں میں سے معطر ہو کر آ رہی تھیں۔ دریا جہلم اپنے کناروں سے آنکھلا تھا اور اس کا پانی اک شان بے نیازی کے ساتھ بہتا چلا جا رہا تھا۔ حضرت جلیلہ گاہی نے فرمایا کہ اس دریا میں نہ جاؤ اب تک کٹ پانی اس مقام سے بہہ کر گزر رہا مگر پانی کا جو قطرہ ایک بار گزر گیا وہ دوبارہ واپس نہیں آتا۔ اس طرح وقت کے لمحات جو سٹے رداں کی طرح گزرتے چلے جاتے ہیں جو لمحہ گزیر گیا وہ واپس نہیں آیا۔

کچھ دیر ہو خودی کے بعد ہم لوگ واپس آ گئے۔ اب ایک دفعہ پھر حضرت ندوی اور سید نفیس السبئی حضرت رائے پوری کے مرقد منور پر حاضر ہوئے۔ میں بھی پیچھے پیچھے بے پاؤں مزار شریف کے احاطے میں داخل ہوا اور اسی دروازہ پر بیٹھا۔ کچھ ساعت اولیاء اللہ سے محبت رہی پھر واپس مہمان خانے میں آ گئے۔

ابن شمس کا تیسرا دور شروع ہوتا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ علامہ ندوی اپنے مرشد راوی کے عشق و محبت میں شکر رہیں اور ان پر ایک خاص کیفیت طاری ہے۔ فرمایا حضرت رائے پوری اپنی ذات کا منظر تھے۔ باوجود مبتغر عالم ہونے کے اپنے مریدوں سے کبھی ایسی بات نہ کرتے تھے۔ انا ظاہر ہوتی ہو کہیں بار بار ایسا ہوا کہ لوگ ڈر ڈر سے آتے اور یہ توقع رکھتے کہ آپ کی مجلس میں عمل مرشدانیاں فلسفیانہ نمک طرازیوں اور تصوف کی عجیب اصطلاحات میں گفتگو ہوگی مگر کیا تو ترک ذات اور نفی مادی اللہ کے علاوہ کچھ نہ تھا۔ ایک بار ایسی ہی مجلس تھی جس میں باہر سے کچھ جدید تعلیم یافتہ حضرات

بھی آئے ہوئے تھے۔ حضرت بالکل خاموش بیٹھے ہوئے تھے آخر کار ایک صاحب سے نہ رہا گیا بلند آواز سے پوچھا کہ حضرت میرا کیا مطلب ہے؟ فرمایا "علی میاں سے پوچھ لو" حضرت ندوی نے فرمایا کہ میں نے ڈرتے ڈرتے گویا اپنی طرف سے انتہائی ذہانت سے عرض کیا کہ حضرت مجھے تو اس لفظ کے صرف لغوی معنی معلوم ہیں۔ آپ نے فرما جواب دیا "مجھے تو وہ بھی معلوم نہیں۔"

مولانا نے اپنے مرید ہونے کا ذکر فرماتے ہوئے کہا کہ اس زمانے میں رائے پور پہنچا جان جو کھوں کا کام تھا۔ کئی میل ساکن تھا کہ میل چلنا پڑتا تھا۔ کامین کے ٹھکانے ایسے ہی دور افتادہ مقامات اور کھوں تو گارڈ راستوں کی مسافت پر ہوتے ہیں تاکہ دنیا دار لوگ نہ پہنچ سکیں اور صرف طلب صادق رکھنے والے ہی آسکیں۔ خیر رائے پور پہنچے۔ پہلی ہی نظر میں حضرت نے اپنا غلام بے دام نہایا حضرت نے کبھی انتہائی شفقت فرمائی اور فرمایا کہ میں تو تمہارا ہی انتظار تھا۔ فرمایا کہ ہمیں حیرت اس بات پر نہیں کہ اس دور افتادہ علاقے میں اور ایسے سبباً اندان پڑے فائدہ میں ایسا کامل مشغول کیونکر ہوا اور نہ ہمیں حیرت آپ کی غیر معمولی ذہانت و فراست پر ہے بلکہ ہم تو حضرت کی انتہائی متوان طبیعت پر تعجب ہیں کہ کوئی بات بھی مناسب سے کہے نہ زیادہ۔ مولانا ندوی نے فرمایا کہ مولانا محمد یعقوب صاحب نے ایک شال فرمائی تھی اور اسے ہم نے حضرت کی ذات اقدس پر سب سے پہلے مطبق پایا۔ فرمایا کہ ہر درخت کا ایک پھل ہوتا ہے جس میں اس درخت یا پودے کے

اثرات خصوصیات اور تاثیریں جمع ہوجاتی ہیں مثلاً خوشبو، رنگت، ذائقہ، تاثر دینا اور پس چیزیں پڑے یا درخت میں پہلے سے موجود ہوتی ہیں مگر ایک ایک حصوں میں مثلاً جھال کلائی پتوں یا جڑوں میں وہ سب خصوصیات اکٹھی نہیں ہوتی جیسے کہ آم کی رنگت، خوشبو، جھال درخت کے کسی اور حصے میں نہیں پائی جاتی لیکن جس درخت کا کوئی پھل نہیں ہوتا وہ خود موسم پھل بن جاتا ہے جس کے ہر حصہ میں اس کی پوری خصوصیات موجود ہوتی ہیں جیسے کہ گستاخ آگے کا بھی کوئی ایسا ایک پھل ہوتا تو ان ایک بے ذائقہ، بکڑی کیسی لکڑی کا لٹھڑا ہوتا۔ بعینہ حضرت رائے پوری کی ذات گرامی تھی، جنکا وجود مبارک ہی نہایت طائر تھا اور شاخیں اور فائدہ چننے کے خاموش محبت میں حاصل ہوتے تھے۔ وہ اور لوگوں کی تعزیریں اور کٹے طرازیوں سے بھری مجلس میں کہاں۔

مولانا ندوی نے فرمایا کہ ہم رگ اکو تو قلعے کر جاتے کہ حضرت اس موقع پر کچھ فراموشی مگر ہماری خواہش یا توقع کے برعکس بات ہوتی۔ ایک دفعہ پاکستان میں قیام کے دوران چند بڑے افسر بھی تشریف لائے تو آپ نے جوہر لال مندو کی تعریف شروع کر دی۔ ہم لوگ بہت پریشان ہوئے کہ یہ بے موقع تعریف کیسی یہ افسر لوگ کیا تاثر لیں گے۔ آخر میں نے گفتگو کا رخ موڑنے کے لئے عرض کیا کہ حضرت وہ فلاں واقعہ کس طرح پر ہے تو آپ نے مسکرا کر میری طرف دیکھا اور اذعان عیش ہو گئے۔ یہ بھی دراصل ہماری تربیت کے لئے تھا اور میں یہ سمجھا نا مقصود تھا کہ سالک کو مرشد کے پاس محض اپنے ذوق کی تسکین کے لئے نہ جانا چاہیے

کہ اپنے ذوق کے مطابق بات ہوتی تو طبعیک ہے ورنہ کچھ نہیں۔ طلب صادق یہ ہے کہ اپنے اپنی انافہم کیا جائے اندھم جو کچھ وہاں سے ملے سرانگھوں پر۔

فرمانے لگے کہ بظاہر کوئی بڑی بات نظر نہ آتی نہ کوئی کشف و کرامات کے واقعات ہوتے تھے، مگر آپ کی شخصیت میں کچھ ایسی بات تھی کہ لاکھوں لوگوں کے دلوں کو گرا دیا اور ذہنوں کو مٹھ دیا۔ مگر صرف ایک دفعہ حضرت نے مجھ سے ایسا بات کی تھی تاکہ ہمارا ایمان مضبوط ہو اور ہم کیسوی کے ساتھ کام کر سکیں۔ یہ بات آج تک ہم نے کسی سے نہیں کہیں اور فرمایا کہ "علی میاں میں یہ تم سے کتا ہوں" جو باتیں اس وقت عجیب سی لگتی تھیں اور جو حدیثات حضرت نے اس وقت ظاہر فرمائے تھے وہ آج حرف بحرف پورے ہوئے۔ مولانا نے فرمایا کہ میری اکثر عمر بالذات تصانیف حضرت رسلہ پوری کے تصرف ہستی اور روحانی توجہ کی مرہون منت ہیں سیرۃ تیار شدہ شہید تاریخ دعوت و عزیمت کا تیسرا حصہ اور الفا دیانیت کے نکتے وقت جو لطف اور ایک خاص کیفیت محسوس ہوئی وہ کسی دوسری تصنیف کے دوران محسوس نہ ہوئی کیونکہ یہ کتابیں حضرت کی خواہش اور ہدایات کے بموجب تحریر ہوئی، خصوصاً "الفا دیانیت" کے سلسلے میں تو کسی غیر معمولی واقعات و مشاہدات ہوئے۔ جب مرزائیت کو طشت ازہم کرنے کے لئے حضرت نے عالم اسلام کے لئے عربی زبان میں ایک اعلیٰ درجہ کی کتاب کی فرمائش کی تو میں نے عرض کی کہ حضرت میں اس کتاب کا خاکہ بنا دیتا ہوں کیونکہ میں عربوں کے مزاج اور ان کے ذوق سے واقف ہوں۔ اس خاکہ کے مطابق یہ کتاب مولانا محمد یوسف بوزرگی سے لکھوائیں۔ لیکن ابھی مجلس درخواست نہ ہوئی تھی کہ میرا ارادہ کیسر بدل گیا اور کتاب خود لکھنے کا خیال دہیں جاگزیں ہو گیا۔ پھر صرف بائیس روز کی تلبیل مدت میں تقریباً پانچ سو کتابوں کے مطالعے کے ساتھ یہ تصنیف سامنے آئی۔ خدا جانے کہاں سے یہ غیر معمولی قوت اور استعداد حاصل ہوئی،

جہاں اس سے پہلے اور بعد میں بھی خود میں پاتا تھا۔ اس کتاب کی تصنیف کے دوران ایک خاص کیفیت روحانی محسوس کرتا تھا اور جب یہ کتاب ختم ہو گئی تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کوئی خاص دولت اپنے پاس تھی جواب جاتی رہی۔ یہ سب کچھ حضرت کی روحانی توجہ اور تصرف باطنی تھا۔"

اس مجلس کے بعد حضرت ندوی مسجد میں تشریف لے گئے۔ اس دوران کچھ طائفائی افکار آپ سے نیاز حاصل کرنے حاضر خدمت ہوئے۔ حضرت مولانا مسجد سے تشریف لائے۔ آج سے حالات حاضرہ پر گفتگو ہو رہی۔ عالم اسلام کی مجموعی حالت اسلام کی نشاٹ ثانیہ اور پاکستان میں اسلامی نظام کے قیام کے بارے میں باتیں ہوئیں۔ مولانا نے فرمایا کہ میں آپ سے ڈرتے ڈرتے ایک بات کہتا ہوں کہ اپنی سیرول اختلاص کا معیار اتنا بلند کریں اور اپنی خامیاں دور کر کے ایسی خوبیاں پیدا کریں جن کی خبر گلوں کی خوشبو کی طرح دنیا میں پھیل جائے اور

پاکستان کا وقار بلند ہو۔

مولانا سے ملاقات کے بعد یہ انسان رخصت ہوئے۔ پھر آپ مسجد میں تشریف لے گئے۔ کچھ دیر کے بعد کھانا کھایا۔ ہمیں آپ کے ساتھ دسترخوان پر بیٹھنے کی سعادت حاصل ہوئی اس کے بعد ہم حضرت سے رخصت ہوئے، مصافحہ کیا۔ حضرت سے دعا کرائی اور رخصتی سلام کئے۔ ایک بار پھر حضرت رسلہ پوری کے مزار اقدس پر حاضری دی اور میزبانوں سے رخصت ہو کر سیدل شریک تک آئے۔ خوش قسمتی سے ایک تانگہ مل گیا جو ہمیں جھاریاں تک لایا۔ وہاں چائے پی گئی، پھر کالاکھ لاکھ شکر ہے کہ حضرت سید نفیس شاہ صاحب دست فیوض کی ذات بابرکات کے تھیلے نیرنگانہ کی محبت میسر آئی اور حضرت رسلہ پوری کے مزار مبارک پر حاضری کی دولت حاصل ہوئی اور سفر میں ماز باجماعت کی توفیق ملی۔ سرگودھا سے شام چھ بجے بروز جمعہ المبارک ۱۵ شعبان المعظم ۱۳۹۸ھ لاکھ کے لئے روانہ ہوئے اور رات گیارہ بجے احمد نگر، بجنور دمانیت گھر واپس پہنچ گئے۔

## اعلانہ داخلہ

### مدرسہ عربیہ نعمانیہ حیدر کمالیہ ضلع فیصل آباد

علاقہ کی بڑی ورسروردینی درسگاہ ہے۔ پُر سکون اور عمدہ انتظام بہتر تعلیم مدرسہ کا امتیاز ہے۔ مدرسہ سافر طبیب کو طعام، قیام، لباس کی سہولتوں کے ساتھ ماہانہ وظیفہ بھی دیتا ہے۔ درجہ مشکوٰۃ دس روپے۔ دیگر درجات کے لئے پانچ روپے وظیفہ مقرر ہے۔ مدرسہ کا داخلہ ہر شوال سے آخر شوال تک جاری رہے گا۔ خواہش مند طلباء ۱۵ شوال تک خود آئیں یا کچھ ہر شوال تک درخواست بھیج دیں۔ اس سال مدرسہ کا سالانہ بجٹ ایک لاکھ روپیہ ہے۔ مدرسہ کی مستقل کوئی آمدنی نہیں۔ نہ کوئی جائیداد اور نہ کوئی سفیر مقرر ہے۔ محض تعاون احباب توکل علی اللہ ہی ذریعہ ہے۔

## خوشخبری

طالبات کے لئے قاریہ عالمہ کلاس کا اجراء کیا گیا ہے۔ بڑل اور میٹرک پاس طالبات کے لئے جو دینی تعلیم قرآن مجید باقرات۔ فقہ۔ ترجمہ قرآن مجید حدیث کی تعلیم کیلئے ایک عمل کا بندوبست کر دیا گیا ہے۔

المعلن: محمد اختر صدیقی مہتمم مدرسہ عربیہ نعمانیہ حیدر کمالیہ ضلع فیصل آباد

# لندن میں دو وزین الاقوامی مسیح کا نفرنس

قادیانی پاکستان میں ناکام ہونے کے بعد اپنی سرگرمیوں کا مرکز اپنی جائے پیدائش (لندن) لے جا رہے ہیں۔ جون ۱۹۷۸ء میں قادیانی خلیفہ مرزا ناصر احمد اپنے دو مسیحی ساتھیوں کو لے کر لندن گئے اور وہاں بڑے اہتمام سے "وفات مسیح کا نفرنس" منعقد کی۔ ہماری اطلاع کے مطابق قادیانیوں نے وفات مسیح ثابت کرنے اور حضرت مسیح علیہ السلام کی قبر کشمیر میں بتلانے کی وہی فرسودہ باتیں کیں جن کے جوابات علماء اسلام کی طرف سے بار بار دیئے جا چکے اور ان پر کتابیں بھی لکھی جا چکیں۔ ان میں سے بعض کتابیں انگریزی زبان میں ترجمہ بھی ہو چکیں اور سٹ لٹ بھی ہو گئیں۔ مرزاؤں کی کوئی بات ایسی نہیں جو پرانی نہ ہو چکی ہو اور کوئی دلیل ایسی نہیں جو ٹوٹ نہ چکی ہو۔ قادیانیوں نے اس کا نفرنس میں اگرچہ وہی پرانی لکیر پٹی ہے لیکن یہ کا نفرنس اس لحاظ سے نئی تھی کہ اس کے مخاطبین نے تھے۔

آج سے نصف صدی پہلے حضرت مسیح علیہ السلام کی حیات و وفات کا موضوع اچھی طرح جانا پہچانا جاتا تھا۔ علماء اسلام کے پاس اپنے اسلامی عقیدے کے ثبوت میں قرآن و حدیث اور تیسرے صدیوں کا مستند مواد موجود تھا اور مرزا غلام احمد کے پاس اپنے چند لمبات "کچھ" ایلات اور کچھ بے سند یا خیالات تھے۔ مرد زمانہ سے پرانے لوگ جلتے تھے۔ قادیانیوں نے نیا نہ اور نئی نسلوں کا نیا میلان دیکھ کر وفات مسیح پر عجیبی پرانی مشق شروع کر دی جسے زمانہ پچاس سال پہچے چھوڑ چکا تھا۔

ان حالات میں اہل اسلام پر بھی فرض مائدہ تھا کہ وہ اہل باطل سے کام لیں اور قرآن و حدیث اور اسلام کلام کے معقولات کی روشنی میں اس اتحاد کا جواب دیں۔ مختلف ممالک میں قادیانیوں

کی کا نفرنس کا جب پروگنڈا ہوا تو مولانا منظور احمد چنیوٹی نے ضرورت محسوس کی کہ جس طرح بھی لندن پہنچ کر اہل اسلام کی طرف سے جوابی کارروائی کی جائے۔

میاں منظور احمد صاحب ۶ جولائی بروز جمعرات علماء کرام کے ایک وفد کے ساتھ لندن پہنچے۔ انٹرپریٹ پر بہت سے علماء کرام انگلستان کے آپ کا استقبال کیا۔ مولانا چنیوٹی سید سے ناچسپ رہے۔ ۸-۹ جولائی کو اسلامک اکیڈمی میں دو روزہ اجتماع تھا۔ اس میں آپ نے "مسیح" کا نفرنس کی تجویز پیش کی جسے بالافاق منظور کیا گیا اور اس کے لئے ایک کمیٹی تشکیل پائی۔ مولانا چنیوٹی نے اس کا نفرنس کی کامیابی کے لئے پورے ملک میں طوفانی دورہ کیا۔ برمنگھم، لیڈز، ڈیز، بری، اولڈم، برنس، برمنگھم، بلیک برن، پریسٹن وغیرہ اور کئی دوسرے شہروں میں گئے۔ اس تجویز کا پرچوش خیر مقدم کیا گیا۔ حضرت جی مولانا غلام الحسن صاحب اور حضرت مولانا مسیح اللہ صاحب کی خدمت میں حاضری دی۔ ہر دو بزرگوں کی تائید اور دما لے کر کا نفرنس کا اعلان کر دیا۔ دو روزہ "حیات مسیح" کی یہ اپنی نوعیت کی پہلی اور تاریخی۔۔۔ کا نفرنس ۲۹-۳۰ جولائی کو لندن کی مرکزی جامع مسجد ریمینٹ پارک میں بڑے تزک و احتشام سے منعقد ہوئی اور بڑی کامیابی سے دعائے خیر پر اختتام پزیر ہوئی۔

اس کا نفرنس میں شرکت کے لئے مسلمان انگلینڈ کے ہر محلہ و صوبہ سے پہنچے تھے۔ کا نفرنس کے اشتہار متعدد روزنامہ جنگ و ملت (لندن) کے علاوہ بڑے بڑے اشتہارات دوسرے بڑے کی مساجد، یو یو وی ٹی وی اور ڈرامہ سم کاروباری معلقین میں آویزاں تھے۔ خصوصی

دعوتی کارڈ تقریباً ایک ہزار افراد کے نام اردو اور انگریزی میں جاری کئے گئے اور مسلمان ایک عظیم تعداد میں اس کا نفرنس میں شریک ہوئے۔ کا نفرنس کی کامیابی کے لئے رابطہ عالم اسلامی کے جنرل سیکرٹری شیخ محمد علی الحکام کانار علامہ خالد محمود اور مولانا منظور احمد چنیوٹی کے نام موصول ہوا۔ کا نفرنس میں شرکت کرنے کے لئے پیرس میں مقیم اپنا مانڈہ بھی نامزد فرمایا۔ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ کے حلیف شیخ المشائخ حضرت مولانا مسیح اللہ صاحب متعم دارالعلوم جلال آباد (انڈیا) جنس نفیس کا نفرنس میں دما کے لئے تشریف لائے۔ ساتھ ساتھ شیخ الاستاذ ذاکر عبد اللہ محمود ڈاکٹر دامت دعوت و ارشاد دوسرے متحدہ نے کا نفرنس کی کامیابی کے لئے خصوصی دما فرمائی اور سعودی عرب کے حکیم الشریعہ (ایب) کے پرنسپل شیخ عبد اللہ عبد العزیز الصلح کو اپنا مانڈہ بنا کر کا نفرنس میں بھیجا۔ حضرت جی مولانا غلام الحسن صاحب نے دارالعلوم بوشن میں کا نفرنس کے کامیابی کے لئے خصوصی دما فرمائی اور دعوہ فرمایا کہ وہ کا نفرنس کی تاریخوں میں جب کردہ پیرس کے اجتماع میں ہوں گے اس کا نفرنس کی کامیابی کے لئے دعا گو ہوں گے۔ کا نفرنس کے کنوینشن کے فرانس حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی پرنسپل جامعہ عربیہ خبیث و عالم اعلیٰ ادارہ مرکزی دعوت و ارشاد چنیوٹی نے ادا کئے اور اہتمام اسلامک اکیڈمی لکھنؤ کے کیا۔ صدارت الامت ذاکر ڈاکٹر ذاکر عبد اللہ ڈاکٹر عبد السلام کچل سنول لندن۔ اور حضرت مولانا عبد الرحمن صاحب خلیف الرشید حضرت مولانا عبد الرحمن صاحب کبیر ری نے کی۔ سیکرٹری کے فرانس مولانا محمد موسیٰ ناظم جمعیت علماء برطانیہ اور مولانا قاری بشیر احمد صاحب



خطیب شاہ جہاں مسجد دوکنگ نے ادا کئے۔  
 کاروائی عبدالرشید ارشد۔ ایڈیٹر ماہنامہ الرشید  
 ساہیوال نے منضبط کی اور مندرجہ ذیل حضرات  
 نے اس کا فرض سے خطاب کیا۔

۱۔ حضرت مولانا تقی عثمانی صاحب رکن اسلامی  
 مشاوری کونسل پاکستان۔

۲۔ فضیلۃ الشیخ عبداللہ عبدالعزیز المصلح  
 پرنسپل کلیۃ الشریعہ۔ ابنا۔ سعودی عرب  
 ۳۔ علامہ ڈاکٹر خالد محمود ڈاکٹر عبدالسلام الہادی  
 بانٹھڑ۔

۴۔ فاتح ربوہ۔ مناظر اسلام حضرت مولانا  
 منظور احمد چینیٹی۔

۵۔ پروفیسر ابراہیم نیک ترک اتا داسلام کینیڈا  
 ۶۔ فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر سعید الدین (ازہر)

۷۔ مولانا طبرقاسم صاحب صدر جمعیت  
 الحمدیہ برطانیہ فرڈ۔

۸۔ مولانا ابراہیم نور شتر۔ خطیب مسجد تبلیغ الاسلام  
 برطانیہ فرڈ۔

۹۔ مفتی عبدالہادی صاحب، خطیب جامع مسجد  
 ولنگٹن ہارک لندن۔

۱۰۔ مولانا محمد شفیق صاحب نائب صدر ورلڈ  
 اسلامک سنٹر (اولڈ مم)

۱۱۔ صاحبزادہ مولانا امداد حسین صاحب ایم اے  
 (بائی وکیب)۔

۱۲۔ فضیلۃ الشیخ عبداللہ عبدالعزیز کی عربی  
 تقریر کا ترجمہ علامہ خالد محمود صاحب ساتھ ساتھ  
 کر رہے تھے۔ آپ نے اس کا فرض کوآٹا  
 کی ایک بڑی مروت قرار دیا اور اپنی انگشتان  
 اہل کی کہ اس کا فرض کے پیغام اور تقریروں کی  
 پرکھ ملک میں نشر و اشاعت کریں۔ پروفیسر  
 ابراہیم نیک کی تقریر حُر کی جی تھی جبکہ ترجمہ  
 سب تو ساتھ انگریزی میں پورا تھا۔ ٹوکرٹ  
 سعید الدین نے عربی اور انجمن میں دو خطاب  
 کئے۔ ہمیشہ تقریریں اردو میں فرمیں۔

مرزا ظفر کی لاہوری جماعت کے امام جانا  
 طفیل اور قادیانی جماعت کے لائبریریسٹ امام  
 کا فرض میں برابر موجود رہے۔ علامہ خالد محمود صاحب  
 نے اپنی دو گھنٹہ کی طویل تقریر میں قادیانیوں کے  
 وفات مسیح کے تمام مذہبات کو تارک اور حضرت

عیسیٰ علیہ السلام کی آمد ثانی کے اسلامی عقیدہ پر  
 عقلی و نقلی دلائل پیش کئے۔

آخری تقریر مناظر اسلام فاتح ربوہ مولانا  
 منظور احمد چینیٹی کی تھی۔ آپ نے لغویوں کی گونج  
 میں ایک دفعہ پھر قادیانی خلیفہ ربوہ کو "مباہلہ"  
 کی دعوت دی اور پیشگوئی "زمانی موت دہائی"

مرزا غلام احمد کی سیرت پر کئی مناظر اور جہاں  
 کے لئے تیار نہ ہوں گے۔ مولانا چینیٹی نے مرزا  
 غلام احمد قادیانی کی تاریک زندگی کو پوری طرح  
 بے نقاب کیا اور بتایا کہ انگریزوں کا "خودکاشہ"  
 لہذا "پھر اپنے وطن واپس آ رہا ہے۔ اسلامی  
 ہمارک میں کہیں بھی یہ "وفات مسیح" کا فرض نہ رکھتے  
 تھے۔ اس کے لئے ناچار اپنے اصل وطن لندن  
 ہی لوٹنا پڑا۔ آپ کی دولت انگریزوں سے لندن کی  
 یہ وسیع جامعہ مسجد لغویوں نے حکمیر اور ختم نبوت  
 کے زمزموں سے گونج رہی تھی۔

مولانا منظور احمد چینیٹی نے نہایت  
 دردمندانہ الفاظ میں مسلمانان بھائیہ کا شکریہ

اداکر۔ آپ نے فرمایا جی ان حضرات کا شہر دل  
 سے شکوہ رہوں جنہوں نے دو مہینہ کی اپیل پر  
 کا فرض کو یہ عزت اور کامیابی بخشی۔ میں تعزیر  
 بھی نہیں کر سکتا تھا کہ اتنے مختصر فاصلے پر آپ حضرات  
 اس "حیات مسیح" کا فرض کو اس طرح کا بیاب  
 بنائیں گے۔

کا فرض کے آخر میں اعلان ہوا کہ ۵۔ ۶  
 اگست مہینہ۔ اقرار کو دوکنگ کی تاریخی شاہ جہاں  
 مسجد (جو تقریباً ساٹھ سال کا طویل عرصہ قادیانیوں  
 کے قبضہ میں رہی ہے) میں ختم نبوت کا فرض  
 ہو رہی ہے اور یہ کا فرض بھی اسی کا فرض کی  
 دوسری کڑی ہے۔ جبکہ دعائے خیر پر ختم ہوا  
 الشیخ سیکریٹری مولانا قاری بشیر احمد صاحب نے  
 تمام حاضرین اور مددگاروں کا شکریہ ادا کیا۔ اور  
 ملک کے اطراف سے آئے ہوئے کاؤچ اور لڈک  
 کے اطراف دھواں سے آئی ہوئی کاریں سات  
 بجے شام واپس روانہ ہوئیں۔ حیات مسیح کا فرض  
 کی تفصیل رپورٹ کتابچے کی شکل میں انتشار اللہ

زمین و آسمان کی قدیم ترین عظیم درسگاہ

## جامعہ عربیہ سراج العلوم جٹو مگر و جا

بیان کار حضرت شیخ الحدیث والتفسیر پر طریقت مولانا مفتی محمد شفیع قدس سرہ

جامعہ ہمارے ۵۶ سال سے علوم اسلامیہ کی اشاعت میں دن رات مصروف ہے۔ جامعہ ہذا میں  
 ملک کے جبر ترین علماء و فضلاء معروف تدریس میں۔ جامعہ ہذا میں ابتدائی کتب خانہ کے ذریعہ  
 حدیث سرین ملک کا انتظام ہے۔ جامعہ ہذا میں حفظ و تفسیر قرآن مجید پڑھانے کے لئے دو  
 قادیانی دن رات مصروف عمل ہیں۔ کتب حدیث آئمہ سال حضرت علامہ مفتی احمد سعید صاحب  
 قائد اکادمی پڑھائیں گے۔ جامعہ ہذا کی کوئی مستقل آمدنی نہیں بلکہ صاحب غیر حضرات کی توجہ کی  
 مزدورت ہے۔ جامعہ ہذا کی طرف سے ہر سال مختلف موضوعات پر نوکھ شائع کیا جاتا ہے۔  
 جامعہ ہذا کی مستقل عمارت کے لئے ایک عظیم زمین ۳۵ کنال محل کی گئی جس میں ایک عظیم الشان  
 مسجد دارالحدیث دارالتفسیر دارالافتاء کا منصوبہ ہے۔  
 جامعہ وفاق المدارس سے ملتی ہے۔ تمام غیر حضرات سے اپیل ہے کہ جامعہ کی ترقی و ترقی کے لئے  
 دل کھول کر امداد کریں۔ صدقات، بغرات سے بھی امداد کریں۔  
 جامعہ کا دلچسپ چریک ۱۰ ستمبر ۱۹۸۸ء سے شروع ہوگا۔

قاری عبدالمصطفیٰ مسم (مولانا) صالح محمد ناظم جامعہ عربیہ سراج العلوم جٹو

جامع مسجد بلاک علی سراج کالونی، سٹیٹ لائٹ ٹاؤن، سرگودھا، فون ۲۲۵۸۶

# نئی حکومت کی کامیابی کیلئے کارکنوں کو انتھک جدوجہد کرنا ہوگی

## کراچی میں مختلف اجتماعات سے مولانا زاہد الراشدی کا خطاب

مجموعۃ علماء اسلام کے مرکزی ناظم مولانا زاہد الراشدی کراچی ڈویژن کا چھ روزہ دورہ مکمل کر کے آج بذریعہ طیارہ لاہور واپس پہنچ گئے۔ آپ نے کراچی میں اپنے قیام کے دوران حالیہ طوفانی بارشوں سے متاثر ہونے والے علاقوں کا دورہ کیا اور جماعتی راہنماؤں اور کارکنوں سے تعلیمی و سیاسی امور پر تبادلہ خیالات کیا۔

آپ نے فیروز کالونی، کھوکھڑا پارہ، لائڈھی ڈرگ کالونی، محمود آباد، فیڈرل بی ایریا۔ شیر شاہ کالونی، شتر سبستی، مبارکالونی، ساج کیمپ، نیو ٹاؤن اور دوسرے علاقوں میں جماعتی راہنماؤں بالخصوص حضرت مولانا مفتی احمد الرحمن، مولانا غلام صدیقی، مولانا قاضی قطب الدین، مولانا محمد زکریا، حاجی محمد حسین کاپڑیا، مولانا نور احمدی، مولانا اسفندیار، صوفی عبدالرحمان، صوفی عبداللہ، مولانا محمد طیب کشمیری، مفتی محمد عیسیٰ، حکیم جمال دین، جناب محمد فاروق قریشی، جناب اسلم شیخ، حاجی کرامت اللہ، قاری حضرت ولی، جناب یوسف علی قریشی، مولانا خان محمد ربانی اور سید عمران شاہ سے ملاقاتیں کیں۔ جمعیت کے ضوابطی ناظم مولانا عبدالرزاق عزیز اور سیکریٹری طلائع قاری شیر افضل خان اس دورہ میں آپ کے ہمراہ رہے۔

مولانا زاہد الراشدی نے کراچی کے تینوں اضلاع کے متعدد اداروں اور کارکنوں کے الگ الگ غیر رسمی اجتماعات سے خطاب کیا اور کہا کہ پاکستان قومی اتحاد نے حکومت میں شمولیت کا فیصلہ کر کے بہت بڑی ذمہ داری قبول کر لی ہے اور قارئین کے اس فیصلہ کو کامیاب بنانے کے لئے کارکنوں کو انتھک اور بے روت جدوجہد کرنا ہوگی کیونکہ کارکنوں کے مسلسل "فیڈ بک" کے بغیر قومی اتحاد کے ذریعہ کوئی کام بھی کامیابی کے ساتھ نہیں

کر سکیں گے۔

آپ نے کہا کہ نئی حکومت کو سب سے پہلے عام آدمی کو دلچسپی کے مل کی طرف توجہ دینا ہوگی کیونکہ گذشتہ حکومت کی غلط پالیسیوں اور پیورڈر کرسی کے ذریعہ دیاتی طرز عمل کی وجہ سے الجھنے والے مسائل نے ملک کے عام شہریوں کی زندگی اجیرن کر کے رکھ دی ہے۔

آپ نے کراچی کے جماعتی کارکنوں کو یقین دلایا کہ سیاسی سرگرمیاں بجا لہوئے ہی ملک بھر میں جمعیت کی رکن سازی اور ہر سطح کے انتخابات کا سلسلہ شروع ہو جائے گا اور اس طرح کراچی جمعیت کے تنظیمی مسئلے پر بھی آسانی کے ساتھ قابو پایا جاسکے گا۔

محمد اقبال ندوے کا عربیہ زبان کے بابے میں

## چیف مارشل ایڈمنسٹریٹر کے نام دو سرائے

کی منزلیں لے کر رہی ہے۔ میں عرض کرتا ہوں اور جیسا کہ آپ نے اپنی تقریروں میں فرمایا بھی ہے۔ میں اپنی خدمات قرآن حکیم، حدیث شریف، فقہ دینی زبان کی ترویج کے لئے وقت کرتا ہوں۔ میں پوری قوم کو عربی زبان و قرآن و حدیث شریف سے روشناس ہونے میں ملکہ پورا ذوق و شوق پیدا کر دوں گا۔

میں گذشتہ ۳۵ سال سے قرآن حکیم دینی زبان و حدیث شریف و فقہ کی تعلیم بغیر کسی متحاذ کے پڑھا رہا ہوں۔ سب سے پہلی درجہ ہے کہ میں قوم

ملت، حکومت کی طرف سے اس محترم خدمت کو "Thankless Services" محسوس کرتا ہوں لیکن میں خود باری تعالیٰ کے حضور میں یہ محسوس کرتا ہوں لا انشید منکون جزاء ولا شکورا" میں آپ سے کوئی تنخواہ یا شکر کا طلبگار نہیں ہوں۔ میرا کام سابقہ حکومتوں نے بہت ہی سزا لیکن اعانت نادر۔ اس سلسلہ میں جناب سے فوری طور پر ملاقات سے باہر رہا ہونا چاہتا ہوں تاکہ بہت سی مشکلات کا حل قرآن حکیم کی تعلیم کو ترویج دینی زبان کی ترویج کر کے ہم اسلامی قانون کو بدرجہ اتم اپنا سکتے ہیں۔ عدالت عالیہ کے ارکان و کلاء و دیگر امت بیناد

جنرل محمد منیر الحق آدم اللہ ایم جیٹم السلام علیکم رحمۃ اللہ وبرکاتہ عالیجاہ جو کچھ آپ اسلامی نظام کے سلسلے میں اقدام کر رہے ہیں وہ ملت مسلمہ کی خواہش و دیرینہ امنگ کی عکاسی ہے۔ ملک و ملت کو نہ صرف روحانی بلکہ دنیاوی انگوں سمیت بہت ہی خوش ہوئی ہے کہ آپ نے عدالت عالیہ کو قطعی اختیارات تفویض کر دیئے ہیں کہ جو بھی قانون قرآن حکیم و سنت صلی اللہ علیہ وسلم کے منافی ہو اب عدالت عالیہ ہی ان کو باطل و کالعدم قرار دے سکتی ہے۔ یہ نہایت ہی محسن اقدام و نظام عدل کی طرف مینارہ نور کی حیثیت رکھتا ہے۔ میرے ہادی برحق رحمۃ اللہ علیہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے "اگر ایک مومن مخلص کسی پہاڑ کے دامن میں کھڑا ہو کر پہاڑ سے مخاطب ہو کر یہ کہے" لے پہاڑ تو اللہ کے حکم سے ذرا ہل کر جا تو لیتا وہ پہاڑ ہل کر میری مخلص کی آواز پر سرگرجاے گا۔"

جو کچھ آپ کر رہے ہیں ۳۵ سال سے سرسبز و سرسبز رب الغلین سے ڈھکا کر رہا تھا، وہ اب آپ کے دست مبارک سے پائے تعمیل

## تشکیل نوہ

امیر	سید احمد شاہ صاحب
جنرل سیکریٹری	میر علی وار خان
نائب امیر	مولانا عمر الدین صاحب
(اول)	
نائب امیر	مولانا فیض احمد صاحب
(دوم)	
نائب ناظم اول	حاجی رشید احمد سیال
دوم	مولانا عبدالحمید صاحب

## بہاولنگر کو آفت زدہ علاقہ

## ترار دیا جائے

مولانا بشیر احمد شاہ سیکریٹری جمعیت علماء اسلام ضلع بہاولنگر نے ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ ضلع بہاولنگر کو آفت زدہ علاقہ قرار دیا جائے۔ متاثرہ دیہات کے کسانوں کے آباد کاری و سجال کے سلسلہ میں موثر قدم اٹھایا جائے۔ مزید برآں مالیہ اور دیگر کیسیوں کی فوری چھوٹ کی جائے۔ بقایات کی دسویں ایک سال کے لئے بند کر دی جائے۔ علاقہ ازیں متاثرہ دیہات میں ذرائع آمد و رفت سجال کرنے کے سلسلہ میں کشتیوں اور دیگر ذرائع اختیار کئے جائیں۔ مزید برآں جائیدادوں کے لئے چارہ کا بندوبست کیا جائے۔

مولانا نے ضلع بہاولنگر کے شدید بارش اور سیم سے متاثرہ علاقوں ضلعی صادق گنج میلو گنج۔ منجن آباد۔ چیانہ۔ بہاولنگر بستی عثمان والی اور دیگر مقامات کے دورہ کے بعد اپنے تاثرات میں کہا کہ ضلع بہاولنگر میں شدید بارشوں اور سیم کی وجہ سے سینکڑوں دیہات زیر آب آ گئے ہیں اور طوم کھلے آسمان کے نیچے بلند مقامات پر پناہ لئے بیٹھے ہیں۔ انہوں نے الزام لگایا کہ متاثرین میں امداد کی سرگرمیوں کے سلسلہ میں انتظامیہ نے بہت سستی کا مظاہرہ کیا

ا کے افراد جلد ہی اخذ کر سکتے ہیں۔ صرف آپ کی توجہ کی ضرورت ہے۔ میں پوری ذمہ داری قوم کو لگا رہی تھی کہ کم سے کم وقت میں روشناس کر سکتا ہوں۔ میں نے ایک خط انگریزی میں لکھا ہے جو عدالت عالیہ دوکلا کے متعلق ہے۔ میں قوی امید رکھتا ہوں اور باری تعالیٰ کے حضور کو گواہ اور متبع کائنات کے حکم کے مطابق جابا کے حضور میں یہ خدمات پیش کر دی ہیں۔ اس ڈر سے کہ خداوند تعالیٰ میرا محاسب نہ کریں کہ تم نے علم کی ترویج کیوں نہ کی۔ اب میں آپ کے توسط سے خدمات انجام دینے کے لئے تیار ہوں۔ مجھے کسی طرح بھی یہ اچھا معلوم نہیں ہوتا ہے کہ اسلامی نظام بغیر قرآن و حکیم و حدیث شریف و عربی زبان و فقہ کے بغیر مؤثر ہو سکا۔ میں جناب سے بالمشافہ گفتگو کرنا چاہتا ہوں۔ آپ کا ڈیفنس کالج کا ابھی تک سنگ بنیاد رکھا نہ تھا کہ میں نے سابقہ حکومتوں کو اپنے خطوط سے بیدار کیا۔ اب بے حال کی حالت سے میں نے قرآن حکیم و عربی زبان وغیرہ کی ترویج کے لئے مؤثر امانت طلب کی۔ وعدہ کیا، ایسا نہ کیا، بیشک کوک نگاہ سے دیکھا گیا یعنی کلی دے گا نظام کہیں اس سے پھوٹ نہ پڑے۔ میں نے اس سے قبل دو عدد خط لکھے تھے۔ وہ خط بھی اس مقصد حکیم کا پہلا قدم تھا۔ قرآن و حکیم کے اقدام تعلیم کے بغیر ضابطہ اخلاق و قانون اسلامی، تہذیب، محبت و الفت، آزادی، مہوریت و بے پناہ عالمگیر اخوت، مساوات، معیشت و معاشرت، حکمرانی و جہانبانی، جرات و ہمت، غیرت قومی، بہادری و شجاعت و تعدادی و عسکرت کے عظیم اقدار لازوال بے معنی ہو کر رہ جائیں گے۔

ایغیر میں اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ وہیں ہمت و عزم و توفیق دے کہ نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جو سراپا انسانیت کی لکارتھی ہے اپنائیں۔ والسلام

آپ کاخلص الداعی الی الخیر  
محمد قبال خان ندوی

ضلعی صادق گنج کے ہزاروں افراد اسٹیشن پر پناہ لئے بیٹھے ہیں۔

مزید برآں انہوں نے الزام لگایا کہ بعض متاثرہ علاقوں میں چوری کی وارداتیں ہونے کی اطلاعات ملی ہیں جن کے نتیجہ میں متاثرہ استاد رات بھر جاگ کر گزارتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اب پانی کا سب سے زیادہ دباؤ بستی عثمان والی پر ہے اور پانی پرستور سڑک اور لائن سے جبری تیزی کے ساتھ بستی کی طرف گزر رہا ہے اور بستی تقریباً سات نیٹ پانی میں گھری ہوئی ہے لیکن ضلعی انتظامیہ پانی کے نکاس کا کوئی معقول بندوبست کرنے کی بجائے انتظامیہ کے بعض افراد نے بہت بداخلاقی کا مظاہرہ کرتے ہوئے گھر سے ہونے والی عوام کی دلواڑی کی۔ آخر میں انہوں نے کہا کہ ضلع بہاولنگر میں سیم نالے تعمیر کئے جائیں ورنہ ضلع بہاولنگر کا زرخیز علاقہ بکھر ہو جائے گا۔ انہوں نے جنرل ضیاء الحق کی تقریر کا غیر محترم کرتے ہوئے گھی کی میت کی کچی کابیت طریش آزمذ فیصلہ قرار دیا اور کہا کہ رمضان المبارک کے احترام کے سلسلہ میں آرڈینیشن نافذ کیا جائے۔

## چشتیاں

قام جمعیت علماء اسلام مولانا مفتی محمد کے حکم پر جمعیت علماء اسلام چشتیاں نے علاقہ مدرسہ اسٹیشن کے بارشوں اور سیم سے متاثرین کے لئے امدادی کیمپ قائم کر دیا ہے۔

امدادی کیمپ سے تقریباً پورے دو صد متاثرہ گھرانوں میں خشک سالن آگیا گئی وائیں۔ نمک۔ مرچ وغیرہ تقسیم کیا جاتا ہے۔ اور پورے پانچ سو روپے کے لگ بھگ خرچہ۔ مولانا بشیر احمد شاہ کی زیر نگرانی جمعیت کے نائب صدر سید حبیب اللہ شاہ کی قیادت میں کارکنان جمعیت حافظ رشید احمد، نیاز احمد شاد محمد حسین، غلام مصطفیٰ عثمانی، محمد حسین اور دیگر کارکن جمعیت بہت تہذیبی سے متاثرین میں سامان تقسیم کر رہے ہیں۔



## غریبوں کے مسائل بے داغ لوگ ہی حل کر سکتے ہیں۔

بگاڑ کو سختی کے ساتھ کچل ڈالنے کی ہمت کرے۔  
ہر پارٹی کو نظم حکومت چلانے میں مجبور کر دے۔  
دنيا پر بگا اور دلوں میں اکثریت حاصل کرنے  
کی غرض سے بگڑے ہوئے تمام طبقات کے  
ساتھ مصالحت کرنی پڑے گی۔

اور تمام ذرائع ابلاغ اور وسائل تعلیم  
ترتیب کو اسلامی معاشرہ کی تشکیل کے  
لئے وقف کر دیا جائیگا۔

بیان کے آخر میں موصوف نے قوم کے  
قائدین سے اپیل کرتے ہوئے کہا ہے کہ مجھے  
اندیشہ ہے کہ شاید پاکستان کو بچانے کا یہ ذریعہ  
موقفہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو ملے۔  
اگر آپ نے اس نازک گھڑی کے مطابق انقلاب  
قیام کرنے کی ہمت کر ڈالی تو اللہ تعالیٰ کی  
نصرت اور تائید آپ کے ساتھ ہوگی۔

حیدر آباد، جمعیت علماء اسلام حیدر آباد کے ناظم اعلیٰ مولانا عبدالحی اور ناظم جمعیت  
مولانا عبد الشکور قریشی وقاری محمد عنایت اللہ قریشی نے اپنے مشترکہ بیان میں شری کیٹیوں  
کی تشکیل پر سخت انوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ قومی اتحاد کی جانب سے قوم کے جن  
غداروں کے خلاف تحریک چلی ان میں بے نمیر لوگوں کو شری کیٹی میں شامل کیا گیا ہے۔ جمعیت  
کے رہنماؤں نے کہا کہ شری کیٹی کا مقصد قورں  
کے مسائل حل کر دانا ہے تو غریب لوگوں کے مسائل  
بے داغ لوگ ہی حل کر سکتے ہیں۔ لیکن اب  
عزیز سمجھتے ہیں۔

## قائدینے قومے اتحاد سے اپیل

مولانا سید ذی مظہر ندوی نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ  
الحمد للہ "قومی اتحاد" نے بالآخر جنرل محمد ضیاء الحق کی نازک ذمہ داریوں میں ان کے ساتھ مساوی  
طور پر شریک ہونے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ چنانچہ اب وہ کامیابیوں میں حصہ دار ہونے کے ساتھ ساتھ  
خلا خواستہ ناکائی کی صورت میں بھی تمام نتائج  
کے ذمہ دار وہی تصور کئے جائیں گے۔  
انہوں نے کہا کہ ملک کو اس وقت جن مسائل  
کام منا ہے ان میں نوکرتاشی کا بگڑا ہوا مزاج  
اور حکومت کی شہینزی کے اندر پدید آنے والے  
خونخاک افانے کے علاوہ صنعت کاروں اور  
سماجروں کی مفاد پرستی، مزدوروں اور کسانوں کی  
فرائض سے مکمل غفلت لیکن حقوق کی فرست  
میں مسلسل اضافہ عوام میں فرقہ واریت۔ اسلامی  
فرائض سے ناواقفیت اور غفلت اور یہ خوش فہمی  
کہ وہ خود کو کچھ بھی نہ کریں مگر حکومت ان کی تمام  
مشکلات کو حل کرے گی۔

میران خونخاک میں کئی پرستار دیہ کباب  
قوم کے اندر اپنے نظریہ حیات کے بارے میں  
وہ کیوں باقی نہیں ہیں کی برکت سے پاکستان کا  
قیام مل میں آیا تھا بلکہ اب تو لادینیت کا حکم کھلا  
پر چار کرنے والوں کا ایک منظم گروہ سرگرم مل ہے۔  
یہ گروہ مطلقیت کی آڑ میں کام کر کے باقی مانعہ  
پاکستان کو بھی ختم کر دینے پر تلا ہوا ہے۔

مولانا ندوی نے اپنے بیان میں مزید کہا  
ہے کہ مجھے یقین ہے کہ ہمارے باغ نظر قائدین  
کو اس صورت حال کا نہ صرف احساس ہوگا بلکہ وہ

### حفت درخواستی مظلمہ

امیر مرکزی جمعیت علماء اسلام پاکستان حضرت  
مولانا محمد عبداللہ درخواستی مظلمہ بروز جمعہ  
چناب کمپنیں سے کوٹہ تشریف لے جائے  
ہیں۔ جاوید ابراہیم پراچہ بھی حفت کے جہاز ہونگے۔  
حضرت مظلمہ ناز محمد انظر کو باٹ میں ادا  
فرمائیں گے۔

اس کام مناکر کرنے کے لئے پوری طرح تیار بھی  
ہوں گے تاہم ایک ناچیز مشورے کے طور پر  
یہ عرض کرنے کی اجازت چاہتا ہوں کہ مغرب  
سے درآمد کردہ نام نہاد جمہوریت اور پارٹی بازی  
کی موجودگی میں کوئی بھی پارٹی اتنی طاقتور نہیں  
ہے کہ پوری قوم میں برائیت کر جانے والے موجود

### اعلان داخلہ جدید

## مدرسہ محمد القرآن الکریم مانسہرہ (نبراہ)

مدرسہ ہذا کا داخلہ ۱۳ شوال ۱۳۹۵ھ سے ۱۵ ذیقعد تک جاری رہے گا۔  
شمار اعلیٰ داخلہ برائے تجدید یا پھر فارغ التحصیل عالم ہونا ضروری ہے۔

درجہ حفظہ کے لئے کم از کم پانچ پاروں کا حافظ اور لوٹوٹل پاس ہونا ضروری ہے۔  
داخہ محدود ہوگا۔ ہر قسم مدرسہ کو اپنے کوائف سے جلد رجوع کریں۔

وہیضہ خوراک کے لئے مسبق ساکھ روپے مائتہ ذلیقہ فی طلباء دیا جاتا ہے۔  
ملاہ ازین طلباء کی راتیں کاٹنا سب انتظام ہے۔

نوٹ: معتمد سے مناسبت قرار کا بیرون ملک ملازمت کے روشن امکانات ہیں۔

الداعی الخیر (قاری) فضل ربی ہتمم مدرسہ محمد القرآن الکریم مانسہرہ ہزارہ

اہم قدم ثابت ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ یہ بات  
مجھے ہمارے لئے بے حد اطمینان بخش ہے کہ قومی  
اتحاد عام انتخابات کے لئے وقت کے تعین  
اور اسلامی قوانین کے نفاذ کے لئے ٹھوس  
اقدامات کے سلسلہ میں کامیاب ہوا ہے۔

### عیادت کی گئی:

جمعیت ملی اسلام ضلع جیکب آباد کے  
امیر سید احمد شاہ صاحب جنرل سیکرٹری  
میر علی انصاف صاحب میر صاحب صادق حاجی شریعہ  
سیال، غلام رسول بھارتی، ضلعی وفد نے قومی  
اتحاد کے صدر مفتی محمود سے راولپنڈی کا رکن  
ہوٹل میں ملاقات کی اور تبادلہ خیال کیا طبع پس  
کی۔

خط و کتابت کرتے وقت

خریداری نمبر

کا حوالہ

ضرور دیں۔

ناظم اعلیٰ جمعیت العلماء آزاد جموں و کشمیر نے قومی  
اتحاد اور قومی حکومت کے درمیان مذاکرات  
کی کامیابی پر اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے  
کہا کہ حالات میں یکے بعد دیگرے عجیب گہرائی  
اور مدد جو پیدا ہوتے رہے ہیں لیکن یہ بات  
قوم کے لئے بیشک اطمینان بخش ہے کہ بالآخر  
قومی اتحاد اور حکومت کی بات جیت نتیجہ خیز رہی  
ہے۔ مولانا امیر الزماں نے کہا کہ قومی اتحاد  
کی حالتوں نے قائم قومی اتحاد مولانا مفتی محمود  
پر مکمل اور بھرپور اعتماد کا اظہار کر کے ایک  
اعلیٰ مثال قائم کی ہے جس پر قومی اتحاد کے  
سب لیڈر اور بالخصوص مولانا مفتی محمود مبارکباد  
کے مستحق ہیں۔

اس موقع پر مولانا امیر الزماں نے کشمیری  
عوام کی طرف سے مولانا مفتی محمود کو مبارکباد  
پیش کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے ہمیشہ جمعیت  
اور اسلامی نظام کی سرمدی کے لئے کوشش  
کی ہے۔ رسول حکومت کا قیام جمہوریت کے  
بھائی اور اسلامی نظام کے قیام کی طرف ایک

انتخاب کے بعد مولانا عبدالغفار صاحب  
سے صدارتی تقریب میں جانتی پروگرام پر روشنی  
ڈالی۔ آخر میں چند قراردادیں متفقہ طور پر  
منظور ہوئیں۔

۱۔ مولانا مفتی محمود صاحب کو ملک و ملت  
کی صبح قیادت کرنے پر زبردست  
خارج تحسین پیش کیا گیا اور آپ کی  
صحت یابی کی دعا کی گئی۔

۲۔ وزنی میاں کی غلط پالیسیوں کو ملک و  
ملت کے لئے نقصان دہ قرار دیتے  
ہوئے علم و غصہ کا اظہار کیا گیا۔

۳۔ سیاسی سرگرمیوں کو جلد از جلد بحال  
کیا جائے۔

اجلاس دعا پر ختم ہوا۔

جمہوریت اور اسلام کی

سر بلندی کیلئے کوشش:

نمائندہ پردہ بازار مولانا امیر الزماں

## مدرسہ اسلامیہ حسن المدارس طارق آباد خانیوال

زیر نگرانی: جمعیت المسلمین رجسٹرڈ خانیوال

مدرسہ اسلامیہ حسن المدارس طارق آباد خانیوال زیر نگرانی جمعیت المسلمین عرصہ آٹھ سال سے تدریسی تعلیمی خدمات انجام دے  
رہا ہے۔ حفظ و ناظرہ اُردو میں انتظام ہے۔ مقامی و شہری طلباء کے علاوہ ۷۰ (ستر) مسافر طلباء مدرسہ میں زیر تعلیم ہیں  
جو مدرسہ کی زیر تعمیر عمارت میں مقیم ہیں جن کی عمدہ ضروریات کا مدرسہ کفیل ہے۔ مختصر عرصہ میں مدرسہ کی کارکردگی اہل شہر اور دیگر حضرات  
سے پوشیدہ نہیں۔ خدا کے فضل و کرم اور محترم حضرات کے تعاون سے مدرسہ روز افزوں و دوبہ ترقی ہے۔

مدرسہ خوشگوار ماحول اور کشادہ فضا میں تعمیر میں مراحل میں ہے۔ محترم حضرات سے اپیل ہے کہ زکوٰۃ، خیرات، صدقات،  
عطیات اور فطرہ سے مدرسہ کی اعانت و ماکر کارکنان مدرسہ کے اعلیٰ مقاصد اور بلند عزائم میں معاون ثابت ہوں۔

مدرسہ کا داخلہ ہر شوال المکرم سے آخر شوال تک رہے گا  
شائقین علوم و دینیہ رجوع کریں۔

ترسیل و کتابت: قاری محمد غوث مدرسہ اسلامیہ حسن المدارس طارق آباد خانیوال

المشہور: اکرام القادری مہتمم مدرسہ اسلامیہ حسن المدارس طارق آباد خانیوال

# عید کی خوشیوں میں سیلاب زدگان کو بھی شامل کریں۔

میاں محمد عارف، صدر جمعیتہ طلباء

جمعیتہ طلباء اسلام کے مرکزی صدر میاں محمد عارف صاحب نے جمعیتہ الدواع اور عید کے پرسترت موقع پر طلباء کے نام ایک پیغام میں طلباء پر زور دیا ہے کہ وہ عید الفطر کی خوشیوں میں پریشان حال بے گھر سیلاب زدگان کو اپنے ساتھ شامل کر لے ان کی مالی امداد کریں تاکہ وہ بھی عید کی خوشیوں میں شامل ہو سکیں۔

انہوں نے کہا کہ جس طرح رمضان المبارک کے مہینے میں طلباء نے مکمل اسلامی نظم و ضبط کا مظاہرہ کیا ہے اسی طرح رمضان کے بعد بھی فرائض و سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی ادائیگی کو معمول بنالیں۔ آخر میں انہوں نے تمام طلباء کو عید الفطر کی مبارک باد دی۔

**میر پور خاص:** جمعیتہ طلباء اسلام پاکستان میر پور خاص کا ایک اجلاس زیر ہدایت حافظ منظر حسین نائب صدر منعقد ہوا۔ اجلاس کا آغاز جناب محمد شاہد راجپوت نے تلاوت قرآن پاک سے کیا۔ اجلاس میں معاونت سازی کی محم کو کامیاب بنانے کے لئے مختلف پہلوؤں پر غور کیا گیا۔ میر پور خاص کی صورتحال کی روشنی میں لائحہ عمل طے کیا گیا۔ اجلاس میں دیگر امور پر بھی غور کیا گیا۔ جناب محمد الیاس نے دوبارہ صدارت کے عہدہ پر فائز ہو گئے ہیں۔

**شکاپور:** جمعیتہ طلباء اسلام کے سندھ سرپرست مولانا غلام قادر پھوار جمعیتہ کے مقامی کنوینر عبدالباری شیع کے ذریعہ طلباء کے لئے ایک پیغام ارسال کیا ہے جس میں انہوں نے کہا ہے کہ علماء اور نئی نسل میں انگریز نے جو دوری رکھی تھی اس کو

دور کرنے کے لئے اگر جمعیتہ طلباء اسلام دلے عملی کردار ادا کریں اور علماء کرام کے نامزدہ کی حیثیت سے اپنے حلقوں میں کام کریں تو وہ نئی نسل کو صحرا و مستقیم پر لانے میں بڑا کردار ادا کر سکتے ہیں۔ جمعیتہ طلباء اسلام کو چاہیئے کہ بچائے بچہ کے مخصوص ازاد کی تربیت پر زور لگائیں اور اپنے اچھے خصلت پیدا کریں۔

**اظہار تعزیت:** جمعیتہ طلباء اسلام جنرل سیکرٹری ادا جائے کامیاب کیلج اشوٹش یونین کے جوائنٹ سیکرٹری مسٹر خالد محمود صاحب سومرہ نے متاثر سیاسی و سماجی کارکن اور جمعیتہ علماء اسلام تعلقہ لاڑکانہ کے ہر دل عزیز رہنما مولانا غلام سرور صاحب سومرہ کی وفات پر اظہار تعزیت کرتے ہوئے ان کے لئے ہمدردی درجہ کی دعا کی ہے۔

**تفصیلی دورہ:** گزشتہ دنوں جمعیتہ طلباء اسلام کے وفد نے تفصیلی دورہ کیا۔ وفد کوٹھ دین پر پہنچا تو جمعیتہ کے کارکنوں نے ان کا گرم جوش سے استقبال کیا۔ پہلے مرحلے میں وفد نے جمعیتہ طلباء اسلام کوٹھ دین پور کی کارکنوں کا جائزہ لیا۔ کام کو دیکھ کر وفد نے بہت خوشی محسوس کی۔

دوسرے مرحلے میں وفد نے متاثرہ علاقوں کا تفصیلی دورہ کیا اور بارش سے متاثرہ علاقہ کا براہ راست جائزہ لیا اور وہاں کے لوگوں کے حالات معلوم کئے۔ بستی میں ہونے والے نقصان کو اپنی فائز میں لڑا گیا۔ میاں بارش کا پانی مکانات کے گرد بھی تک

جمع ہے جس کی وجہ سے پھردوں کی پیداوار میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ بستی میں اس وجہ سے سخت پریشانی کا سامنا ہے وہاں فصلوں میں پانی کھڑا ہے اور فصلیں تباہ ہو گئیں۔

کنوینر عبدالوحید نے صدر جمعیتہ طلباء اسلام کوٹھ دین پور عبدالکریم پروانہ اور دیگر رہنما کو ہدایت کی ہے کہ وہ بستی کے لوگوں سے تعارف کریں اور ان لوگوں کی ہر طرح سے مدد کریں۔ شام کو وفد واپس واپس رہا ہوا۔

- ۱۔ کنوینر عبدالوحید جمعیتہ طلباء اسلام لاڑکانہ
- ۲۔ جنرل سیکرٹری غلام محمد خان
- ۳۔ آفس سیکرٹری جمشید علی خواجہ
- ۴۔ خواجہ غلام مصطفیٰ
- ۵۔ مہمان خصوصی۔ غلام حسین بھادپور

## افتتاح فری کوچنگ سینٹر

دفتر جمعیتہ طلباء اسلام ضلع بنوں میں ۹ بجے صبح جو رتنی اور جمل پل تھی وہ شام کے بھی شعبہ میں دیکھنے میں نہیں آئی ہوگی۔ طلباء وقت سے پیسے پہنچنا شروع ہو گئے تھے اور ہر ایک کے چہرے سے انتظار کی شدت کے آثار ظاہر ہو رہے تھے کیونکہ یہ ایسا موقع تھا کہ قوم کے بچوں کو ایسے محسوس کی گئی حاصل ہو رہی تھی جو بے لوث ہے عرض 'دنیا دی عزت و دولت کو چھوڑ کر' پھر کہتے ہوئے ہیں اور جن کو قوم کے ان بچوں کے لادھب خیالات و غیر اسلامی نظریات آٹھ گھنٹہ آنسو رلا تے ہیں جنہوں نے مشہور ترین تعلیمی اداروں سے سوائے کیونسلٹ، سرشٹ اور نیشنلسٹ تفکرات کے اور چوری و کیتی فحش د



بیہودہ حیا سوز فلموں میں اداکاری کے سوا کچھ حاصل نہ کیا بلکہ جو اپنے دین مبین سے استفادہ خالص ہے پر واہ ہو گئے کہ اپنی عزت و محبت کو زینت کرنے سے نہیں شرتاتے اور ایسے ہی سیکور خیالات کے لوگ ملک و قوم کی تباہی و ہلاکت کا باعث بنتے ہیں اور قتل پاکستان و سقوط مشرقی پاکستان کے یہی لوگ ذمہ دار ہیں۔

ان محسنوں نے صرف لشہر طلباء کو نصیب کتب پڑھانے کے علاوہ ذہنی تربیت بھی بڑا اٹھایا ہے تاکہ طلباء جو کل قوم کے اہم شخصیتوں کی صورت میں منور ہونے والے ہیں۔ موجودہ دور کے فتنوں، مشکلات اور طوفان کے تقاضوں سے پوری طرح آگاہ ہوں اور عمل زندگی میں قدم رکھنے سے پہلے وہ ان باتوں پر سوچ سکیں جبکہ انہوں نے سب مانکر ناہجہ اسی تقریب سعید کے لئے نوبت صبح آگست مقرر تھا۔ اکابرین جمعیت علماء اسلام کو دور دی گئی تھی جن میں سے بعض تو بوجہ حاضری نہ ہو سکے جبکہ باقیوں نے دعوت کو مستبول فرما کر تقریب کی شان دو بالا کر دی۔

صدارت کے لئے اجماع گل رحمن خٹک کا نام پیش کیا گیا۔ تلاوت کلام پاک کے بعد بلال احمد اعوان نے طلباء سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ موجودہ دور میں دینی تعلیم و تربیت حاصل کرنا بین جہاد کے مترادف ہے کیونکہ خلیفہ دلت پڑھانے میں مقابلے شروع ہیں۔ جس دلائل کی گرم بازی سے دنیا پر تاریکی چھا گئی ہے۔ رشتہ، جھوٹ، دھوکا اور طمانت کے ناجائز استعمال سے حکومت کا انتظامی ڈھانچہ بالکل مفلوج ہو کر رہ گیا ہے۔ اس صورت میں قوم کو تباہی کے گڑھے سے نکالنے کا واحد راستہ یہ رہ گیا ہے کہ نئی نسل کو خود بینی زبردستی کی بجائے قوم و ملک اور مذہب کے معادلات کو پیش نظر رکھنے کے لئے تیار کیا جائے۔ یہ شر اس جوڑن سے کھولا جا رہا ہے اور اکابر و طلباء کے تعاون سے یہ کام مکمل ہو سکتا ہے۔ اجماع گل رحمن خٹک نے فرمایا کہ اس نیک مقصد کو پورے تکمیل تک پہنچانے کے لئے ہم وہ

مظاہرہ کریں گے جس کا وقت تغا خا کرے۔ جانی و مالی تعاون سے ہم ہرگز نہیں کریں گے اور دعا کریں گے کہ خدام سب کو ایسے نیک کاموں کا بیڑا اٹھانے کے قابل بنائے۔ طلباء سے مخاطب ہو کر کہا کہ ہم اپنی دینی پوری کر رہے ہیں۔ آگے آپ کا کام ہے۔ مستقبل میں قوم آپ کے گریبانوں میں ہتھ ڈالے گی۔ اور آپ پر قرطاس اسبغی۔ آپ کا فرض ہے کہ بڑے شوق سے کوچنگ سینٹر میں حاضری دیتے رہیں اور نیک نیتی سے تعلیم و تربیت حاصل کریں تاکہ آئندہ عملی زندگی میں ہر طالب علم اس قابل ہو کر وہ ملک و قوم کو مشکلات سے نکالے اور ترقی کی راہ پر گامزن کر سکے۔ یہ کام سستی بیکاری سے نہیں بلکہ دن رات کام کرنے سے آپ میں صلاحیت پیدا ہوگی اور آپ مولانا حسین احمد مدنی اور مولانا مفتی محمود صاحب جیسے قوم کی قیادت سمجھانے کے اہل ہوں گے۔

خدام سب کو اس نیک مقصد میں کامیابی سے ہمکنار کرے۔ آخر میں مولانا صاحب الرحمن صاحب نے دعا کی اور اجلاس برخواست ہو گیا۔ طلباء کو فزید احمد زیشان اور محمد اسماعیل کنویر جمعیت طلباء اسلام ضلع بڑوں نے چھائی باقاسہ ٹائم ٹیبل سے شروع کی۔

### انتخاب: جمعیت طلباء اسلام حافظ آباد کی مجلس علمی

کا اجلاس زیر صدارت ضلعی صدر جناب محمد فاروق شیخ دفتر جمعیت نزد جامع مسجد قدیم بعد از نماز جمعہ منعقد ہوا۔ اجلاس کی ابتدا قاری عبدالرشید زاہد نے تلاوت کلام پاک سے کی۔ اجلاس میں آئندہ دو سال کے لئے کا انتخاب عمل میں آیا۔

- ۱۔ صدر: شیخ محمد اکرم، گورنمنٹ ہائی سکول ۲۔ حافظ آباد میٹرک
- ۲۔ نائب صدر: حافظ ناصر محمود گورنمنٹ کالج
- ۳۔ ناظم عمومی: سیف اللہ خالد، مدرسہ اشرفیہ قرآنیہ۔ حافظ آباد
- ۴۔ ناظم: آفتاب احمد کھوکھر

- ۵۔ ناظم نشر و اشاعت: گوہر اشتیاقی احمد مسلم ہائی اسکول۔
  - ۶۔ خازن: حافظ ریاض احمد۔ مدرسہ اشرفیہ۔
- آخر میں ضلعی صدر نے خطاب کرتے ہوئے نئے عہدیداران کو مبارکباد پیش کی اور کام کرنے کی ہدایات دیں۔

### انتخاب: گزشتہ روز جمعیت طلباء اسلام

ماذوالہ کا ایک اجلاس زیر صدارت خلیفہ جامعہ رشیدیہ قاری شبیر احمد نعیمی صاحب منعقد ہوا۔ انہوں نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ ہمارے اندر جہاد فی سبیل اللہ کا فقدان ہوتا جا رہا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ تمام خلاف اسلام اور باطل فرقوں کو کھینچنے کے لئے سرگرم میلان میں نکلیں اور اسلام کی شوکت و قوت کا پرچم پوری دنیا پر لہرائیں۔

انہوں نے طلباء پر زور دیا کہ وہ اپنے اندر قوت گروہی اور دوسروں تک بات پہنچانے کی جرأت پیدا کریں کیونکہ جمعیت طلباء اسلام کا مقصد ہی یہی ہے کہ نوجوانوں کی صحیح معنوں میں تربیت کریں اور پھر اپنے اعلیٰ کردار سے معاشرہ کی کاپی پلٹ دیں۔

آخر میں نئے سال کے لئے جمعیت طلباء اسلام ماذوالہ کا انتخاب عمل میں آیا۔ طلباء نے نمائندے جو شے و خروش سے انتخاب میں حصہ لیا۔ الیکشن کمشنر کے خالص قاری شبیر احمد نعیمی نے سرانجام دیئے۔

- ۱۔ صدر: رانا توفیق احمد
- ۲۔ نائب صدر: فیض باری صاحب
- ۳۔ ناظم عمومی: چوہدری تنویر احمد ناصر
- ۴۔ خازن: ملک جمیل احمد
- ۵۔ سیکریٹری: چوہدری اسرار احمد



# دارالام مسائل

اس سوال کے تحت ہم روزانہ کے مسائل پر اساتذہ شائع کرتے ہیں۔ ایلا بقا کے نام سے شائع ہوتا ہے۔  
مختصر اور صفحہ کے ایک جانب تحریر ہونے پر چاہیں اسے شرائط شامل اشاعت میں ہوں گے۔ ہر مسئلہ کے ساتھ  
اصول طویل اور غیر ضروری نکات کو مکمل بیت میں ہوگا۔ مصلحت اللہ بے حد ہے۔ شیعہ العلوم اور اسلامیات کے لئے ہرگز نہ ہوتا ہے۔

## فرقہ و ارایت کو روکا جائے :

میں آپ کے مؤثر جریدہ کی وساطت سے  
اعلیٰ حکام کی توجہ اس جانب مبذول کرنا چاہتا  
ہوں کہ گذشتہ چند روز سے جمیعہ العلماء پاکستان  
میرپور خاص میں فرقہ وارانہ فساد کو ہوا دینے  
میں سرگرم عمل ہے اور قابل اعتراض پمفلٹ  
بھی شائع کر رہی ہے جس کی وجہ سے گذشتہ  
دن فساد ہوتے ہوئے پہنچ گیا ہے۔ میں وٹھپیٹ  
جلدی اعلیٰ حکام کو بھی روانہ کر دیں گا۔ اگر جمیعت  
علماء پاکستان نے اپنی روش نہ بدلی تو ہم  
قانونی چارہ جوئی کریں گے۔ ہیں ملک کا مفاد  
زیادہ عزیز ہے۔ ہم کوئی ایسی بات نہیں کرنا چاہتے  
جس سے اس ملک کو نقصان پہنچے۔  
لہذا ہم اعلیٰ حکام سے اپیل کرتے ہیں کہ  
وہ ان سرگرمیوں پر کوئی نظر رکھے اور منازت  
پھیلانے والوں کو باز رکھے۔ گذشتہ دنوں کے  
واقعات سے عوام میں کافی اشتعال پھیل رہا ہے۔  
میں جمیعت العلماء پاکستان کے صدر زبانی بیان  
سے بھی اسپیل کروں گا کہ وہ فرقہ وارانہ فساد کو  
ہروا دیں اور اپنے کارکنوں کو باز رکھیں۔

محمد شہزاد چوٹ

میرپور خاص۔

## طوب ویل پر آیا نہ کیل؟

آپ کے مؤثر جریدہ کی وساطت سے ارباب  
حکومت خصوصاً محکمہ زراعت کے حکام بالاک  
توجہ ایک نایاب اہم مسئلہ کی طرف دلانا چاہتا  
ہوں۔ وہ یہ کہ انسان بالاک اکثر بیانات  
اخبارات میں آئے روز نظر سے گزرتے ہیں کہ زراعت  
ملکی معیشت میں رابطہ کی جڑی کی حیثیت رکھتی  
ہے اور یہ کہ ملکی معیشت کا توتے نیمدا انحصار  
زراعت پر ہے۔ مگر یہ بیانات محض عمل نہ ہونے  
کی وجہ سے اخبارات کی زینت بن کر رہ جاتے

نے یوم پاکستان ۲۴ اگست کے بجائے  
۲۴ رمضان المبارک کو منانے کو کہا ہے اور ہم  
جنرل صاحب سے پوزر اپیل کرتے ہیں کہ شریعت  
میں اسی مہینے میں نافذ کر دی جائے۔

محمد بلال ملحق، نیاز علی، محمد تقی علی

کارکنان۔ منجمن آباد

## ریلوے پولیس کی زیادتی

کرمی! مورخہ ۳۰ جولائی ۱۹۶۸ء  
بنیمل آباد سے گجرات تک سفر کرنے کا اتفاق ہوا  
اس دوران مسافروں پر جویتی آپ کے مؤثر  
مہنت مددہ کی وساطت سے ریلوے کے حکام  
بالاکے علم میں لانا چاہتا ہوں۔

ہم جس ڈبے میں بیٹھے تھے وہاں سے  
یہ کہہ کر اٹھا دیا گیا کہ یہ ڈبہ سٹورات کے لئے ہے  
جب کہ اس سے آگے ایک ڈبہ بالکل خالی پڑا  
تھا۔ جب ہم لوگوں نے اس ڈبے میں داخل  
ہونا چاہا تو ریلوے پولیس کے دو سپاہیوں نے  
جن کے پیٹری نمبر ۲۱۱۱، ۶۱۱۱ ہیں ڈبے کے  
قریب آئے اور مسافروں کو ڈبے میں داخل ہونے  
نے روک دیا کہ یہ ڈبہ صرف پولیس کے لئے وقف  
ہے حالانکہ انہی دو پولیس والوں نے آگے چل کر  
دوسرے لوگوں سے پیسے لے کر انہیں ڈبے میں  
داخل ہونے دیا۔ اگر یہ ڈبہ مسافروں کے لئے  
نہیں تھا اور صرف پولیس کے لئے مخصوص تھا  
تو انہوں نے اس کی نشستیں کیوں فروخت کیں۔  
جبکہ دوسرے مسافروں نے ان کو پیسے نہیں  
دیئے دوسرے لوگوں میں کھڑے ہو کر سفر کیا،  
جن میں بوڑھی عورتیں بچے شامل تھے۔ اس  
گری کے موسم میں کھڑے کھڑے ہوا حال ہو رہا تھا۔

آپ کے مؤثر جریدہ کے ذریعہ ریوے کے  
اعلیٰ حکام سے گزارش ہے کہ وہ ریلوے میں پولیس  
اور ریلوے ملازمین کی زیادتیوں سے مسافروں کو  
نجات دلائے۔ ایم طارق سعید گھمن، گجرات

ہیں۔ مگر زمیندار طبقہ خصوصاً چھوٹے کاشتکاروں  
پر ہونے والی زیادتی کی طرف کوئی توجہ نہیں دی  
جاتی۔ اس کی ایک مثال پیش کرتا ہوں، وہ یہ  
کہ کوئی ایک زمیندار یا چند چھوٹے کاشتکار  
مل کر ٹیوب دلی لگاتے ہیں کیونکہ نہری پانی سے  
کفایت نہیں کرتا۔ اب جو اراضی ٹیوب دلی سے  
سیراب ہوتی ہے اس پر بھی آیا نہ آتا ہے،  
جبکہ زمیندار کچل کامل بھی ادا کرتے ہیں۔ اس  
طرح ان پچا ہوں پر لوگ بوجھ آتا ہے حالانکہ  
آیا نہ صرف نہری پانی سے سیراب شدہ اراضی  
پر ہی آنا چاہیئے۔

کیا ارباب حکومت خصوصاً محکمہ زراعت  
اس ناروا زیادتی کی طرف بھی توجہ فرمائیں گے؟

محمد ابراہیم رشیدی

چک ۵۳۵، ڈاکٹ نہ خاص

تھمیل وضع و ہاڑی

## خواتین کو فوٹو کی پابندی

محکمہ حکومت نے اپنے دور حکومت میں  
جج پر جانے والی خواتین کو دیرہ پرفوٹو کو لازمی  
قرار دیا تھا اور اس قانون کو سعودی حکومت  
کا قانون قرار دیا تھا جبکہ سعودی حکومت نے  
کوئی ایسا قانون نہیں نافذ کیا تھا۔

اب جبکہ محکمہ حکومت کا خاتمہ ہونے سال  
گزر چکا ہے اس قانون کو ختم کرنا از حد ضروری ہے۔  
وزارت مذہبی امور سے درخواست ہے کہ وہ  
اس پابندی کو ختم کرے۔

عبدالباق

مطب یزانی، ڈی۔ آئی خان

## یوم پاکستان ۲۴ رمضان

ہم آپ کے مؤثر جریدہ کی وساطت سے  
چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر جنرل محمد ضیاء الحق  
کی رائے کا خیر مقدم کرتے ہیں جس میں انہوں

شہر انگیزی بند کیجئے :

جس دن سے جمعیتہ العلماء پاکستان  
قومی اتحاد دے علیحدہ ہوئی ہے نورانی میل  
کے حواری فرقہ وارانہ تقریریں جھاڑے ہیں۔  
اگرچہ جنرل ضیاء الحق نے مذہبی اور سیاسی  
تقریروں پر پابندی لگا رکھی ہے مگر پھر بھی یہ لوگ  
منازعوں کے موقع پر اپنے دل کی بھڑاس نکالتے  
رہتے ہیں حتیٰ کہ گوانی گروچ منکس بھی پرمسینر  
نہیں کرتے۔ حالانکہ اینٹ کا جواب پتھر سے دیا  
جاسکتا ہے مگر ہم نے ہمیشہ قانون کو ہاتھ سے  
نہیں جانے دیا

اس نے مارشل لا و حکام سے گزارش ہے  
کہ ان لوگوں کو ذقہ داریت اور شریعتی سے  
رد کیا جائے حاجی سلیم الدین دسکھ کوں

## گومل یونیورسٹی کے مسائل :

منزل ڈیرہ اسماعیل خان پاکستان کا واحد  
منزل ہے۔ - علوم اور طباء کے پُر زور مطالعے  
کے پیش نظر اس کو ایک یونیورسٹی ملی لیکن وہ  
میں ابھی تک مسائل کی لپیٹ میں ہے۔ - گروے  
یونیورسٹی میں طباء کی تعداد چھ سو کے قریب  
ہے جن میں ملکی طباء کے علاوہ غیر ملکی طباء بھی  
زیر تعلیم ہیں۔ - ہوسٹلوں کے مکمل تعمیر نہ ہونے  
کی وجہ سے طباء و سٹہ اور چھاؤنی کے علاقہ میں  
کبھرے پڑے ہیں۔ - یونیورسٹی کی حدود میں  
ابھی تک صرف ایک ہاسٹل تعمیر ہو چکی ہے جہاں  
تین صد طباء رہائش رکھتے ہیں اور ان کے  
آنے جانے کے لئے صرف دو بسیں چلتی ہیں جو  
بالکل ناکافی ہیں اور طباء کو مشکلات کا سامنا کرنا  
پڑتا ہے۔ - علاوہ ازیں طباء کے لئے جدید کونسل  
کی کتابیں لائبریری میں میٹر نہیں ہیں کی وجہ سے  
طبلاء پریشانی میں مبتلا ہیں۔ - یونیورسٹی کی عمارت  
کا ٹھیکہ ملک کی واحد کمپنی ایسے۔ سے  
کو دیا گیا لیکن فنڈ نہ ہونے کی وجہ سے ابھی اس  
کی تعمیر ناممکن ہے۔ -

ہم چیف مارشل لاڈ ایڈمنسٹریٹر سے التماس کرتے ہیں کہ وہ یونیورسٹی عمارت کی تعمیر کے لئے فنڈ کی منظوری دیں تاکہ یونیورسٹی جلد

مدرسہ عربیہ مخزن العلوم عید گاہ خانیور میں نئے سال کا داخلہ

درجہ حدیث و ترمذی کے طلباء کیلئے اہم خوشخبری

۱۔ اس سال مدرسہ عربیہ مخزن العلوم والنفیوض عید گاہ خانپور ضلع جیم یارخان میں نئے سال کا داخلہ  
۵۔ شوال المکرم ۱۹۸۵ھ سے شروع ہوگا اور انشاء اللہ ایشوال المکرم کو باقاعدہ اسباق کا افتتاح ہو جائیگا۔  
۲۔ درجہ دورہ حدیث و درجہ تکمیل بخاری شریف جلد ثانی استاد امین الدین والفسرین شیخ الاسلام حنفی  
دست برکاتم بنفس نفیس پڑھائیں گے۔ بخاری شریف جلد اول اور ترمذی شریف محقق سعادت الدین  
الحمدی حضرت مولانا شفیق الرحمن صاحبِ خواستِ حقانہ اندازیں پڑھائیں گے۔ نیز درجہ تکمیل کے تین اسباق  
مع مدارتھد مع شمس بازہ مرزا عبد ملجلل بھی پڑھائیں گے۔ مسلم شریف محمدی شریف ابن ماجہ نسائی  
شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب مظلہ اسلاف کے طرز پر پڑھائیں گے۔ ابو داؤد مرطا مام مالک و  
مولانا امام محمد اتنا والا ساندہ جامع المعقول والمفعول حضرت مولانا واحد بخش صاحب مظلہ اپنے مفرد  
انداز میں پڑھائیں گے۔ نیز درجہ تکمیل و فنون کے دیگر اسباق بھی پڑھائیں گے۔  
۳۔ درجہ متوسطہ و درجہ متوسطہ کتب بنی مذہب والا ساندہ اور دیگر ساندہ بری محنت و جانفشانی سے پڑھاتے ہیں۔  
۴۔ خصوصاً اس سال ابتدائی درجہ عربی کا ایک سالہ نصاب ارشاد العرف سے شرح مائۃ عامل تک اور فارسی  
کاتام نصاب اردو کی مشق کے ساتھ جہ کہ ایک سال میں مکمل کرایا جائے گا حضرت مولانا حبیب الرحمن صاحب  
ناٹب مفتی مدرسہ حبیب اور سہل طریقہ سے پڑھائیں گے۔ لہذا تمام شاغفین نومبر کو مطلع کیا جاتا  
ہے کہ جلد داخلہ کے مقررہ وقت پر مدد سے میں حاضر ہوں۔

المعلن: (الحاج مولانا) مطبع الحرمين في خوستی نائب مستمدرسه عربیہ محسن العلوم  
عید گاہ خانیور فونٹ ۷۱۸

ہم صدر پاکستان قومی اتحاد  
 حضرت مولانا مفتی محمد مظہر کوبرا ڈوئین سے

حاجی فقیر محمد الائی کی مرکزی کابینہ میں شامل کئے جانے پر شکریہ ادا کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ حاجی فقیر محمد کو قومی اتحاد کے قوم سے کئے ہوئے وعدوں پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

عبد الستار خاں جنرل سیکریٹری  
جمعیت علماء اسلام  
مانسہرہ ہزارہ